REGD-NO P67
رجسٹرڈ نمبر پی ۶۷

اخبار احمدیہ

قادیان ۲ر اپریل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اخبار الفضل میں شائع شدہ ۲۸ر اپریل کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور انور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔

الحمد للہ۔

• ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ کو گلے کی تکلیف چل رہی ہے۔ اسی طرح عزیزہ صاحبزادہ مرزا کلیم احمد بھی علیل ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے سب کو صحت یاب فرمائے اور معزز حضرات سب کا حافظ و ناصر ہوا اور بخیریت قادیان واپس لائے۔

• ۔ مکرم قریشی یونس احمد صاحب اسلم کا امرتسر سرکاری ہسپتال میں مورخہ ۳/۶۸/۱۷ کو میجر اپریشن ہوا اور پتہ کے پاس سے ایک رسولی نکلی۔ اپریشن بفضلہ تعالیٰ کامیاب رہا۔ اسلم صاحب کی طبیعت بھی نسبتاً اچھی ہے احباب اپنے درویش بھائی کیلئے خاص طور پر دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے کامل طور پر شفایاب کرے اور صحت و عافیت کے ساتھ اپنے اہل و عیال میں واپس لائے۔

• ۔ یکم محرم سے مقامی طور پر احباب نے حضور انور کی تحریک تسبیح و تحمید و درود شریف پر عمل درآمد شروع کر دیا۔

"بڑی خوشی سے احمدیہ ایسوسی ایشن آف مارشس کو مبارک اور نیک تمنائیں پیش کرتا ہوں۔
جماعت احمدیہ کے ممبران نے مارشس کی ترقی اور بہتری کے لئے بہت کچھ کیا ہے"
(وزیر اعظم مارشس)

مارشیس میں جشن آزادی

مختلف ممالک کے نمائندگان کو اسلام کی مؤثر تبلیغ اور اسلامی لٹریچر کی پیشکش

جزیرہ مارشیس کی آزادی کے سلسلہ میں خدا کی باتیں ایمان افروز رنگ میں پوری ہوئیں

رپورٹ مرسلہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر واقف زندگی انچارج احمدیہ مسلم مشن مارشیس

(۱)

۱۲ر مارچ ۱۹۶۸ء کا دن مارشیس کی تاریخ میں دوبارہ نہ آئے گا اور اس کی یاد کو لوگ ہمیشہ مناتے رہیں گے کیونکہ اس دن مارشیس ایک سال فرانسیسی اور اور پھر ۱۵۸ سالہ انگریزوں کی غلامی میں رہنے کے بعد آزاد ہوا۔ اور ہم احمدیوں کے لئے کئی نشانات دکھا گیا مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

(۱) مارشیس ۷۲۰ مربع میل کا ایک جزیرہ ہے جو بحر ہند کے وسیع سمندر میں جنوب کی طرف زمین کا آخری کنارہ ہے "جہاں اللہ تعالیٰ کے وعدے "میں تیری تبلیغ کو زمین کناروں تک پہنچاؤں گا" کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پیغام پہنچا اور اس مصلح موعود کے عہد میں پہنچا جس کی پیدائش سے قبل خدا تعالیٰ نے خبر دی تھی کہ "وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا" اور عجیب توارد ہے کہ سب سے پہلا مبلغ حضرت چودھری فتح محمد صاحب سیال، ایم۔ اے شمالی کرہ کے آخری حصہ میں گیا تو دوسرا مبلغ حضرت صوفی غلام محمد صاحب ایم۔ اے جنوبی کرہ کے آخری حصہ میں گیا۔ اور ۱۹۱۵ء سے یہاں باقاعدہ جماعت قائم ہوئی اور جس طرح جسمانی آزادی کی جدوجہد مارچ ۱۹۶۸ء میں مکمل ہوئی اسی طرح احمدیت کے ذریعہ سے روحانی ترقی کی جدوجہد کا میاب دور مارچ ۱۹۶۸ء میں پیش آیا جب کہ جماعت احمدیہ کی انفرادیت اور طاقت کا یہاں کے رہنے والوں کو خوب احساس ہوا۔

۲۔ مارشیس کی آبادی ۸ لاکھ تک پہنچ رہی ہے جس کی اکثریت ۵۲% فی صد ہندوؤں کی ہے۔ مسلمان ۱۷% ہیں۔ باقی چینی۔ یورپین۔ افریقن اور مخلوط النسل کے (Creole) کریول لوگ ہیں۔ آزادی کی علمبردار Independence Party تھی جو چھوٹی پارٹیوں کے اتحاد سے بنی ہوئی تھی اس کے لیڈر آنریبل ڈاکٹر سر سیوو ساگر رام غلام صاحب Sir Seewoosagur Ramgoolam ہیں۔ اور اپنی نرم پالیسی کی وجہ سے پسندیدہ لیڈر ہیں۔ خدا تعالیٰ نے ان کی بیس سالہ جدوجہد کو کامیاب فرمایا۔ اور آج انہیں آزاد مارشیس کا پہلا وزیر اعظم بنا دیا۔ اور سر جان رینی شاہ جو کئی سال سے مارشیس کی خدمت کرتے چلے آ رہے ہیں کو پہلا گورنر جنرل بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ کرے کہ ان دونوں کی نگرانی اور رہنمائی میں مارشیس دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرے۔ آمین۔

۳۔ ۱۲ر مارچ یوم آزادی تھا مگر آزادی کی تقریبات ۹ر مارچ سے ہی شروع ہو گئی تھیں۔ ۸ر مارچ کو بیرونی ملکوں کے پریس کے نمائندگان کافی تعداد میں پہنچ گئے تھے۔ چنانچہ وزیر اطلاعات نے پریس کانفرنس بلائی جس میں بیرونی اور ملکی اخباروں کے نمائندے شامل تھے۔ ہمارے احمدیہ مسلم مشن کے اخبار Le Message کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ایک اور احمدی دوست بھی اخبار Le ..ogue Islamique کئی سال سے نکال رہے ہیں ان کا احمدی نمائندہ بھی موجود تھا۔ حکومت نے پریس کو جملہ سہولتیں بہم پہنچائیں جس کی وجہ سے کام میں بہت سہولت رہی۔ دوسرے دن ۹ر مارچ کو پریس کے نمائندگان کی ملاقات گورنر جنرل اور انعقاد کر میں وفد وزیر برطانیہ وليسٹر وفد برطانیہ سے گورنمنٹ ہاؤس میں ہوئی۔ ہمارے اخبار کے نمائندوں نے اسلامی اصول کی پابندی کی۔ اور گورنر جنرل اور برطانوی وزیر کی بیویوں سے مصافحہ نہ کیا یہ بھی ایک دلچسپی کا باعث بنا۔ اور اسلامی تعلیم پر گفتگو چل پڑی۔ گورنر اور وزراء کے علاوہ دوسرے نمائندگان سے بھی احمدیت کی عالمگیر حیثیت اور کارگزاری پر گفتگو ہوتی رہی۔

۹ر مارچ کی شام کو وزیر اطلاعات نے پریس کے نمائندگان کو ایک بڑے ہوٹل میں دعوت دے رکھی تھی۔ ہمیں بھی شامل ہونے کا موقعہ ملا اور گورنمنٹ آفیسرز اور مقامی جرنلسٹوں کے علاوہ چیکوسلواکیہ۔ چینی۔ برٹش۔ بی بی سی۔ فرنچ اخبارات کے نمائندگان سے بھی متعارف ہونے کا موقعہ ملا۔

۴۔ ۱۰ر مارچ کو سارے ملک میں دعاؤں کا دن منائے جانے کا حکومت نے فیصلہ کیا ہوا تھا اور مرکزی طور پر تین عیسائی چرچوں، ۴ ہندو مندروں اور دو مساجد میں اہم دعاؤں کا سرکاری طور پر انتظام کروایا گیا تھا۔ اس انتظام کے ماتحت احمدیہ مرکزی مسجد "دار السلام روز ہل" میں بھی یوم تشکر و دعا منایا گیا۔ جس میں وزیر اعظم خود تو شامل نہ ہو سکے مگر انہوں نے اپنے تین نمائندے (۱) آنریبل RINGADOO وزیر برائے تعلیم و تعمیرات (۲) آنریبل مسٹر GHURBURRUN وزیر سوشل سکیورٹی (۳) آنریبل مسٹر مدن ممبر لیجسلیٹو اسمبلی بھجوائے (باقی صفحہ ۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے رانا آرٹ پریس امرتسر سے چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان ــــــ مورخہ ۴ راپریل ۱۹۶۸ء

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت

اسی پرچہ میں دوسری جگہ لاہور کے ہفت روزہ شہاب میں شائع شدہ مولانا محمد یوسف بنوری کا ایک مضمون نقل کیا گیا ہے مضمون میں مسلمانوں کے بگاڑ بالخصوص موجودہ سنہ لیفین کے سب کیفین کی اسلامی تعلیمات سے بے اعتنائی اور مغربیت کی اندھا دھند تقلید کرتے چلے جانے پر افسوس کا اظہار کیا گیا ہے۔ اگرچہ یہ کوئی پہلا مضمون نہیں جس میں مسلمانوں کی دین سے سرد مہری ظاہر ہوتی ہو۔ اس طرح کے مضامین اکثر اخبارات و رسائل میں شائع ہوتے ہی رہتے ہیں۔ اور اسلام سے سچی محبت اور دلی تڑپ رکھنے والے ہر مخلص کو دعوت فکر دیتے رہتے ہیں۔ ہم نے بھی اس مضمون کو اسی غرض سے نقل کیا ہے ؎

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

زیرِ نظر مضمون میں برپا شدہ فتنوں کے ذکر میں لکھا گیا ہے:۔

"ان فتنوں کو دیکھ کر خصوصًا منبع وحی اور مرکز ایمان: ان بقاعِ مقدسہ کے فتنوں کو دیکھ کر یقین ہوتا جا رہا ہے کہ "قیامتِ کبریٰ" اب بالکل قریب آچکی ہے۔ اصلاح کی کوئی امید نظر نہیں آتی اللہ تعالیٰ رحم فرمائیں"

اور مضمون کے آخر میں لکھا ہے:۔

"بس اللہ تعالیٰ کی ہی قدرت میں ہے کہ کوئی لطیفۂ غیبی ظاہر ہو اور دینی انقلاب آجائے"۔

(شہاب لاہور $\frac{2}{68}$ ۱۸)

تعجب کا مقام ہے کہ مضمون نگار مولانا صاحب ان خرابیوں اور مسلمانوں میں اس طرح کے بگاڑ اور فتنوں کے اٹھ کھڑے ہونے کو دیکھ کر "قیامتِ کبریٰ" قریب آجانے کا قیاس کرتے ہیں۔ حالانکہ حدیث میں جو امتِ مسلمہ کے بگاڑ کی باتوں کا ذکر آیا ہے اس میں "قیامتِ کبریٰ" کسی جگہ مراد نہیں۔ آثارِ قیامت یا اقتراب الساعۃ کی قسم کے الفاظ ضرور ہیں جن کا مطلب قیامتِ کبریٰ نہیں۔ اگر مسلمانوں کی ایسی بے دینی اور اسلامی تعلیمات سے لغاوت کی وجہ سے ہم سمجھ لیں کہ قیامت کبریٰ آجائے گی تو یہ بات اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے بارہ میں خدا تعالیٰ کے حتمی وعدہ کے ساتھ کچھ میل نہیں کھاتی اور ایسی بات تو مذبذب دماغوں کی پیدا وار ہے یا پھر خدا تعالیٰ کے اُن وعدوں پر پختہ ایمان اور اس کی قدرتوں پر پورا یقین نہیں ــ!!

اس میں کوئی شک نہیں کہ مسلمانوں کے اس طرح بگڑ جانے سے سچے مسلمانوں کو دلی تکلیف ہوتی ہے مگر دوسرے پہلو سے یہ سب کچھ مخبرِ صادق صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش خبریوں کے مطابق ہو رہا ہے۔ مگر اس خستہ حالی کے بعد اسلام کا پھر سے سربلند ہونا بھی بتایا گیا ہے۔ انہی امید افزا پیش خبریوں کے مطابق دینِ اسلام کا مستقبل بڑا ہی تابناک اور درخشندہ ہے۔ اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان حق ترجمان نے مسیح موعود اور مہدی معہود کے ذریعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور اس کی سربلندی کی حیات آفریں خوشخبریاں پہلے سے سنا رکھی ہیں۔

افسوس کہ جب ان باتوں کے پورا ہونے کا وقت آیا تو مسلمان ان کو یکسر بھول گئے اور علماء ہی کو سب کچھ سمجھنے لگ گئے۔ حالانکہ خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت اس بات کو روزِ روشن کی طرح واضح کر رہی ہے کہ امتِ مسلمہ جس رنگ میں بگڑ چکی ہے اور جن خطرناک فتنوں اور روحانی بیماریوں میں اس وقت مسلمان مبتلا ہو چکے ہیں علمائے زمانہ کے بس کا روگ نہیں۔

علماء اپنی طرف سے پورا زور لگا چکے ہر نسخہ آزما چکے ان کی کوئی تدبیر بھی کارگر نہیں ہو سکی۔ امتِ مسلمہ روز بروز تنزل ہی میں گری چلی جا رہی ہے۔ کیا اب بھی وقت نہیں آیا جب ان ناخداؤں کے ہاتھ سے اسلام کی کشتی کے چپو لے لئے جائیں اس لئے کہ اس خوفناک طوفانِ ضلالت کا مقابلہ کرنے میں یہ لوگ یکے بعد دیگرے سخت ناکام ہو چکے ہیں۔

ایک وقت تھا کہ انہی کے آباؤ اجداد آنے والے موعود کا شدت سے انتظار کرتے رہے اور اصلاحِ امت کی ہر امید کو اسی مردِ کامل کے ساتھ وابستہ سمجھتے رہے مگر جب وقت آیا تو وہی ہوا جس کی طرف آیت کریمہ!

فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ (البقرہ) اشارہ کرتی ہے جب آنے والا آگیا تو یہ لوگ اُسے پہچان نہ سکے اسی لئے اس کا انکار کر بیٹھے اور کہا سچا مسیح موعود اور مہدی معہود ابھی آنے والا ہے۔ لیکن جب وقت کچھ آگے بڑھا اور باوجود انتظارِ بسیار کے کوئی اور نہ آیا تو علماء نے کروٹ بدلی اور یہ کہنا شروع کیا کہ مہدی یا مسیح موعود نام کے کسی مصلح کے آنے کی ضرورت ہی نہیں علماء ہی کافی ہیں!!

یہ سب باتیں محض کٹ حجتی حیثیت رکھتی ہیں۔ ان کی وجہ سے حقیقت نہ چھپ سکتی ہے اور نہ خدا تعالیٰ کے فیصلے بدل سکتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب بھی کوئی شخص مخلی بالطبع ہو کر حالاتِ حاضرہ پر غور کرتا ہے اور امتِ مسلمہ کے بگاڑ پر نظر کرتا ہے۔ اصلی اور حقیقی راہ کو خود بند کر لینے کے بعد وہ یاس و قنوط کا شکار ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ جیسا کہ زیرِ نظر مضمون ہی سے یہ بات ظاہر و باہر ہے۔

لیکن مایوس ہونے کی کوئی بات نہیں۔ خدائے حکیم نے وقت پر امت کی نصرت فرما دی جس مردِ کامل کے مبعوث کئے جانے کا وعدہ دیا گیا تھا وہ وقت پر ظاہر ہوا۔ اس کے ذریعہ اسلام پھر سے زندہ ہو رہا ہے۔ جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ دھیرے دھیرے ایک خوش کن روحانی انقلاب آرہا ہے۔ یہ علیحدہ بات ہے کہ جان بوجھ کر آنکھیں بند کر بیٹھنے والوں کو آفتاب بھی نظر نہ آئے ورنہ جو شخص متلاشئ حق بن کر ایک طرف زمانہ کے مفاسد پر نظر کرے اور پھر علماء کی ناکامی، اصلاحِ امت کے میدان میں ان کی پسپائی کا مشاہدہ کرے وہ اس بات میں قطعًا شک نہیں کرسکتا کہ علماءِ زمانہ اس گاڑی کے بیل ہرگز نہیں ہیں۔ اور ان پر بھروسہ امتِ مسلمہ کو ان سے بھی بدتر حالت کے لئے تیار کرنا ہے۔

کاش علماء کرام اس وقت حضرت عبد المطلب کے اس تاریخی فقرہ پر نگاہ کرتے جو ابرہہ کے خانہ کعبہ پر حملہ کے وقت بے ساختہ ان کے منہ سے نکلا تھا کہ

اَنَا رَبُّ الْاِبِلِ وَلِلْبَیْتِ رَبٌّ یَحْمِیْہِ

میں اونٹوں کا مالک ہوں اس لئے مجھے اپنے اونٹوں کا فکر ہے جو اس گھر (یعنی بیت اللہ شریف) کا مالک ہے وہ خود اس کی حفاظت کرے گا۔!! اور دنیا اس پر گواہ ہے کہ کعبہ کے رب نے فی الواقع اس کی حفاظت کی اور ایسا معجزہ دکھایا کہ رہتی دنیا تک کبھی بھلایا نہیں جا سکے گا۔!! کاش آج بھی علماء کرام آسمان کی طرف نگاہ کریں۔ اور خدا تعالیٰ کی حکمتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ قرآن کریم میں اسلام کے لئے خدائی حفاظت کے وعدہ پر غور کریں اور دیکھیں کہ فی الواقع اس کی قدرت سے لطیفۂ غیبی ظاہر ہو چکا اور دینی انقلاب کی تمہید پڑ چکی ہے۔ کوئی اس بات کو مانے چاہے انکار کر دے یہ اس کی مرضی ہے ورنہ حقیقت یہی ہے کہ آنے والا آچکا حمایت و حفاظتِ اسلام کے سامان ہو گئے۔ مبارک ہے وہ شخص جو ان حقائق پر غور کرتا ہے۔ اور خدائی اشاروں کو سمجھتے ہوئے اس آواز پر کان دھرتا ہے جو قادیان کی مبارک بستی سے مہدیٔ زمان اور مسیحِ دوران کی طرف سے کچھ ان الفاظ میں بلند ہوئی ؎

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار
صدق سے میری طرف آؤ اسی میں خیر ہے
ہیں درندے ہر طرف میں عافیت کا ہوں حصار
پشتیٔ دیوارِ دیں اور مامنِ اسلام ہوں
نارسا ہے دستِ دشمن تا بفرقِ ایں جدار

وقت تھا وقتِ مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

اعلان برائے انتخاباتِ عہدیدارانِ جماعتہائے احمدیہ بھارت

چونکہ موجودہ عہدیداران جماعت کی میعادِ عہدہ ۳۰ راپریل ۱۹۶۸ء کو ختم ہو رہی ہے اس لئے تمام جماعتوں کو لازم ہے کہ آئندہ تین سال کے لئے انتخابات کروا کر ۳۰ راپریل ۱۹۶۸ء سے قبل عہدیداران کی فہرستیں نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ نئے عہدیداران یکم مئی ۱۹۶۸ء سے ۳۰ راپریل ۱۹۷۱ء تک تین سال کے لئے منتخب کئے جائیں گے۔ اور ان کا انتخاب ان قواعد کے ماتحت ہو جو کہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے منظور کردہ ریزولیوشن نمبر ۵۵ مورخہ $\frac{8}{48}$ ۱۳ غیر معمولی ریکارڈ ہو چکا ہے۔ جماعتوں کے پاس قواعد انتخاب پہلے سے موجود ہوں گے پھر بھی اگر درکار ہوں تو بذریعہ پوسٹ کارڈ نظارت ہذا سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ جملہ مبلغین کرام اور انسپکٹر صاحبان بیت المال بھی انتخاب کی طرف جماعتوں کو توجہ دلائیں۔ تا یہ کام بھی وقت پر ہو جائے اور منظوری بھی بروقت ہو جائے۔

ناظر اعلیٰ قادیان

خطبہ جمعہ

مَیں چاہتا ہوں کہ تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح تحمید اور درود پڑھنے والی بن جائے

جماعت پر مَیں یہ فرض قرار دیتا ہوں کہ سال بھر بڑے کم از کم دو سو بار جوان سو بار بچے ۳۳ بار اور بہت چھوٹے بچے

تین۳ دفعہ دن میں ضرور تسبیح اور درود پڑھیں

ہماری زبانوں سے اس کثرت سے تحمید اور درود نکلنا چاہیئے کہ شیطان کی ہر آواز ان کی لہروں کے نیچے دب جائے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۵ر مارچ ۱۹۶۸ء بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ :- مکرم محمد صادق صاحب سماٹری انچارج صیغہ زود نویسی

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُر نور نے آیات
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِیْلًا ۔
هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ وَ مَلٰٓىِٕكَتُهٗ لِیُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ وَ كَانَ بِالْمُؤْمِنِیْنَ رَحِیْمًا ۔ اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔ (سورۃ احزاب)
تلاوت فرمائیں اور پھر فرمایا :-

کچھ دنوں سے میں سوچ رہا تھا

کہ جماعت کو کثرت سے ذکر اور اللہ تعالےٰ کی تسبیح اور تحمید کرنے کی طرف اور کثرت سے درود پڑھنے کی طرف متوجہ کروں۔ اس عرصہ میں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کہ "مبشرات"، بعض دوستوں نے رؤیا بھی ایسی دیکھی ہیں جن میں اس طرف متوجہ کیا گیا ہے۔ ایک دوست کے خط کی چند سطور اس ضمن میں میں اس وقت پڑھ کر سنا دیتا ہوں۔ ایک بھائی لکھتے ہیں کہ خاکسار نے چند روز ہوئے خواب میں دیکھا کہ میں نہایت ہی پُر زور آواز میں درود شریف پڑھتا ہوں اور ایک شاہراہ پر جا رہا ہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ اس کے ہر مقام پر انتہائی زوردار آواز سے درود شریف پڑھوں۔

اس کے بعد وہ دیکھتے ہیں کہ پھر میں نے پڑھنا شروع کیا۔ کہتے ہیں کہ جب میں نے ایک عزیز کو بتادیا لکھا اس کے متعلق کہ اس طرح میں نے رؤیا دیکھی ہے۔ آپ بھی

کثرت سے درود پڑھیں

تو ان کی طرف سے جواب آیا کہ میرے اور میری بیوی کے دل میں معاً تحریک پیدا ہوئی کہ درود شریف بکثرت اور باقاعدہ پڑھنا چاہیئے۔ اور ہم درود شریف باقاعدہ درود کے بارے میں فیصلہ کر رہے تھے کہ آپ کا خط اسی وقت ہمیں موصول ہوا۔ اور وہ جمعہ کا دن تھا تو ہم حیران تھے اور سمجھے کہ یہ توارد، الٰہی تحریک پر مبنی ہے۔

ایک احمدی دوست کو تحریک کرنے پر انہوں نے بتایا کہ میرے والد صاحب مرحوم ایک دوست کو خواب میں ملے ہیں اور انہوں نے بتایا ہے کہ میں تو یہاں بھی یعنی جنت میں ایک لاکھ مرتبہ روزانہ درود شریف پڑھ رہا ہوں
حقیقت یہ ہے کہ ہم عاجز بندوں کو اللہ تعالےٰ نے جس راہ پر چلایا ہے

وہ شاہراہ غلبۂ اسلام کی راہ ہے

اور اس راہ پر شیطان پورے زور کے ساتھ اندھیرے پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور اندھیروں سے نجات حاصل کرنا اللہ تعالےٰ کی توفیق اور اس کی رحمت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس راہ کے ہر حصہ کو نورانی کرنے کے لئے اپنے نور کے مینار اس وقت کھڑے کرتا ہے جب بندہ اس کی بتائی ہوئی تعلیم کے مطابق اپنے اعمال اور اپنے اذکار کرنے والا ہے۔

قرآن کریم کی سورۃ احزاب میں

دو مختلف جگہوں میں یہ آیتیں ہیں جن کو میں نے اس وقت اکٹھی تلاوت کیا ہے۔ احزاب کی ۴۲ اور ۴۳ آیت میں جو اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا۔ ان تین آیتوں میں اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ وہ مومن بندوں پر بار بار رحم کرتا ہے رحم کرنے کا ارادہ کرتا اور اس کی خواہش رکھتا ہے۔ لیکن ان بندوں کو یہ نہ بھولنا چاہیئے کہ ظلمات سے نجات حاصل کرکے نور کی فضاء میں داخل ہونے کے لئے یہ ضروری ہے کہ ملائکہ کی تائید اور ان کی دعائیں شامل حال ہوں اور ملائکہ کی تائید اور ان کی دعائیں صرف اس وقت شامل حال ہوتی ہیں جب اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کا نزول ہو رہا ہو۔ هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ۔ اگر اللہ تعالےٰ کی رحمتوں کا نزول نہ ہو تو ملائکہ کی دعاؤں کو تم حاصل نہیں کر سکتے اور جب تک تم ملائکہ کی دعا اور خدا کی رحمت کو حاصل نہ کرو تم ظلمات سے نجات نہیں پا سکتے اور نور کی دنیا میں داخل نہیں ہو سکتے اس لئے ہم تمہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ اے میرے بندو! جو میرے اس عظیم کامل نبی پر ایمان لاتے ہو کثرت سے اللہ کا ذکر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح پر مشغول ہو جاؤ۔

اسی تعلق میں دوسری جگہ یہ فرمایا اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ یُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِیِّ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔ یہاں اللہ تعالےٰ یہ فرماتا ہے کہ تم پر یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ کے ماتحت جو اللہ تعالےٰ کی رحمتیں ہر آن اس کامل نبی پر نازل ہوری ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے ملائکہ اور اس کے فرشتے اس نبی کے لئے دعاؤں میں مشغول ہیں اور نہ صرف اس کامل نبی کو خدا کی کامل رحمتیں نصیب ہیں اور اس کے ملائکہ کی کامل تائید حاصل ہے اس لئے اے وہ لوگو! جو خدا اور اس کے اس النبی پر ایمان لائے ہو کثرت سے اس پر درود بھیجو اور اس کے لئے دعائیں مانگو اور اس کے لئے سلامتی چاہو۔ جب تم اس پر درود بھیجو گے تو اس کے نتیجہ میں هُوَ الَّذِیْ یُصَلِّیْ عَلَیْكُمْ اللہ تعالےٰ کی رحمتیں تم پر نازل ہوں گی۔
پس جب تک ہم

کثرت سے اللہ تعالےٰ کا ذکر

کرنے والے نہ ہوں ہر وقت اس کی یاد میں اپنی زندگی کے لمحات نہ گزارنے والے ہوں۔ صبح و شام اس کی تسبیح اور تحمید کرنے والے نہ ہوں اس کے پاک اور مقدس نبی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود

نہ بھیجیں اس وقت تک ہم اس کی تائید اس کی رحمت اور اس کے فرشتوں کی تائید اور نصرت کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اور جب تک ایسا نہ ہو جائے اس وقت تک شیطانی اندھیروں سے نجات حاصل کر کے اللہ کے نور کی دنیا میں ہم داخل نہیں ہو سکتے۔
خصوصاً اس زمانہ میں جبکہ

ایک نہایت ہی اہم اور مقدس فریضہ

ہمارے ذمہ لگایا گیا ہے اور وہ اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنا اور اللہ تعالیٰ کی محبت ہر انسان کے دل میں پیدا کرنا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو قائم کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر یہ فیصلہ کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ وہ اسلام کو تمام دنیا پر غالب کرے گا۔ انشاء اللہ۔ یہ اس کی تقدیر ہے جو ہمارے ذریعہ یا ایک اور ایسی احمدی قوم کے ذریعہ سے جو ہم سے زیادہ اپنے اللہ کی آواز پر لبیک کہنے والی ہو پورا کرے گا۔

اس سلسلہ میں بہت سی ذمہ داریاں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ ایک بڑی اہم بنیادی ذمہ داری یہ ہے کہ ہم کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے والے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والے ہوں۔
اس لئے آج میں

جماعت کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں

کہ وہ سارے کے سارے آئندہ پورے سال تک جو یکم محرم سے شروع ہوگا کم از کم مندرجہ ذیل طریق پر خدا تعالیٰ کی تسبیح، تحمید اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً یہ بتایا تھا کہ کُلُّ بَرَکَۃٍ مِّنْ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہر برکت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ اور آپ کی اتباع سے حاصل کی جا سکتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ نے الہاماً ایک ایسی تسبیح اور تحمید اور درود کی راہ بھی دکھلائی کہ جو ذکر بھی ہے، درود بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہاماً یہ دعا سکھلائی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ۔ اس میں تسبیح، تحمید اور درود ہر سہ آ جاتے ہیں۔
میں چاہتا ہوں کہ

تمام جماعت کثرت کے ساتھ تسبیح، تحمید اور درود پڑھنے والی بن جائے

اس طرح پر کہ ہمارے بڑے، مرد ہوں یا عورتیں کم از کم دوسو بار یہ تسبیح، تحمید اور درود پڑھیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو الہام ہوا ہے یعنی سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ بِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اور ہمارے نوجوان بچے پندرہ سال سے ۲۵ سال کی عمر کے ایک سو بار یہ تسبیح اور درود پڑھیں اور ہمارے بچے سات سال سے پندرہ سال تک ۳۳ دفعہ یہ تسبیح اور درود پڑھیں اور ہمارے بچے اور بچیاں (پہلے بھی بچے اور بچیاں ہیں) جن کی عمر سات سال سے کم ہے جو ابھی پڑھنا بھی نہیں جانتے ان کے والدین یا ان کے سرپرست اگر والدین نہ ہوں ایسا انتظام کریں کہ ہر وہ بچہ یا بچی جو کچھ بولنے لگ گئی ہے۔ لفظ اٹھانے لگ گئی ہے سات سال کی عمر تک اُن سے تین دفعہ کم از کم یہ تسبیح اور درود کہلوایا جائے۔ اس طرح پر بڑے (۲۵ سال سے زائد عمر کے) دوسو دفعہ یا جوان کم از کم ایک سو بار اور بچے تینتیس بار اور بالکل چھوٹے بچے تین بار تسبیح اور تحمید کریں۔
پس

جماعت کو چاہیئے

اپنی ذمہ داریوں کو سمجھے اور کم از کم مذکورہ تعداد میں (زیادہ سے زیادہ جس کو جتنی بھی توفیق ملے) اس ذکر و درود کو پڑھے اور اس احساس کے ساتھ پڑھے کہ بڑی ذمہ داری ہے ہم پر تسبیح و تحمید اور درود پڑھنے کی۔ انسان اس وقت بڑے نازک دور میں سے گزر رہا ہے اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے رحمت بن کر بھیجے گئے تھے اور آپ کی رحمتوں اور برکتوں کو کھینچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی حمد کرنا اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا لازمی ہے۔

یاد رکھیں کہ جس وقت ہم نے دنیا کی فضاؤں کو خدا کے ذکر اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام سے پُر کر دیا اس وقت شیطانی آواز خود بخود ان فضاؤں میں دب جائے گی اور اسلام غالب آ جائے گا۔

پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اس طریق پر جو میں بتا رہا ہوں تسبیح اور تحمید کریں اور درود پڑھیں۔ اس کے علاوہ دوسرے طریقوں پر بھی درود پڑھنا چاہیئے جیسا کہ نماز میں ہم پڑھتے ہیں لیکن ساری

جماعت پر میں فرض قرار دیتا ہوں

کہ اس طریق پر کہ بڑے کم از کم دو سو بار، نوجوان سو بار، بچے تینتیس بار اور جو بہت ہی چھوٹے ہیں وہ تین دفعہ دن میں تحمید اور درود پڑھیں۔ اس طرح کروڑوں صوتی لہریں خدا تعالیٰ کی حمد اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنے کے نتیجہ میں فضاء میں گردش کھانے لگ جائیں گی۔

ہمیں اللہ تعالیٰ سے دعا بھی مانگنی چاہیئے کہ اے خدا! ہمیں توفیق عطا کر کہ ہماری زبان سے تیری حمد اس کثرت سے نکلے اور تیرے محبوب محمدؐ پر ہماری زبان سے درود اس کثرت سے نکلے کہ شیطان کی ہر آواز ان کی ہر دو کے نیچے دب جائے۔ اور تیرا ہی نام دنیا میں بلند ہو اور ساری دنیا تجھے پہچاننے لگے۔
پس دعاؤں کے ساتھ اس طرف متوجہ ہوں اور

یکم محرم سے ساری جماعت اس کام میں مشغول ہو جائے

یہ کم از کم ہے جو میں نے بتایا ہے۔ اگر انسان چاہے تو اس سے بہت زیادہ حمد بھی پڑھ سکتا ہے۔ درود بھی پڑھ سکتا ہے۔ کیونکہ عام اندازے کے مطابق دوسو دفعہ اگر پڑھا جائے تو بیس پچیس منٹ سے زیادہ صرف نہیں ہوتے۔ اگر کوئی شخص بہت توجہ اور الحاح اور خاص کیفیت کے ساتھ پڑھے تو زیادہ سے زیادہ آدھا گھنٹہ لگ جائے گا۔ آدھا گھنٹہ کوئی ایسی مشکل بات نہیں۔ جو پڑھنے والے ہیں وہ عملی طور پہ منٹ میں اس تعداد کو پورا کر دیں۔ پھر اس سے کام میں کوئی حرج بھی واقع نہیں ہوتا۔ اس کے لئے ضروری نہیں کہ آپ مصلّے پہ بیٹھے ہوئے ہوں۔ اُٹھتے بیٹھتے، چلتے پھرتے جس وقت آپ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کر رہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ نہیں کر رہے یا کسی اور ایسے کام میں مشغول نہیں کہ جس میں آپ کو اس کی طرف انہماک سے متوجہ ہونا ہوتا ہے یا کام ایسا ہے کہ زبان بھی مشغول رہتی ہے۔ ان اشغال کو چھوڑ کے آپ دنیا کا ہر کام کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی حمد اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیج سکتے ہیں۔

اگر کوئی شخص چاہے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہزار ہا بار یہ کلمات جو مختصر مگر خدا کو بڑے پیارے ہیں وہ پڑھ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے

اور خدا کرے کہ ہماری زندگیوں میں ہی دنیا کی فضاء خدا کے نام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام سے کچھ اس طرح بھر جائے کہ شیطان کی کسی آواز کو وہاں داخل ہونے یا وہاں ٹھہرنے کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔
(الفضل ۲۲ ۳/۶۸)

سات کی بجائے آٹھ

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ یکم مارچ ۱۹۶۸ء سے موجودہ مہنگائی کے پیش نظر جبکہ ملک کے دیگر اخبارات نے بھی مجبور ہو کر اپنے اپنے اخباروں کی سالانہ شرح میں اضافہ کر دیا ہے۔ صدر انجمن احمدیہ قادیان کی منظوری اور فیصلہ کے مطابق اخبار بدر کا سالانہ چندہ سات روپے کی بجائے آٹھ روپے کر دیا گیا ہے۔

لہذا آئندہ احباب -/۸ روپے سالانہ کے حساب سے رقم بھجواتے ہوئے چندہ اخبار بدر بھجوایا کریں۔ نیز خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا ضرور حوالہ دیا کریں تاکہ اس کی تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔

مینیجر بدر

مدراس کی عالمی نمائش میں "احمدیہ انٹرنیشنل قادیان تبلیغی سٹال"

ہندوستان اور ممالکِ غیر کے ہزاروں افراد کو اسلام و احمدیت کی مؤثر تبلیغ

رپورٹ مرتبہ مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ انچارج میسور سٹیٹ

(۳)

نقل و حرکت کی دشواری اور اس کی سہولت بہم پہنچانے والے معاونین

خاکسار نے نمائش کی جگہ دیکھنے کے بعد حلقہ کے ایسے احباب سے جن کے پاس کاریں ہیں تحریک کی تھی کہ اس موقع پر کچھ لئے مدراس میں والنٹیرز کے ساتھ گاڑی بھجوانے کا فرمانتظام فرماویں چنانچہ مندرجہ ذیل احباب کو اس خدمت کی توفیق ملی۔

(۱) مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب آف بنگلور سب سے پہلے اپنی گاڑی خود مدراس چھوڑ گئے۔ مگر یہ گاڑی قابلِ مرمت تھی ہم اس سے کام نہ لے سکے۔

(۲) مکرم نعمت اللہ صاحب غوری سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ یادگیر نے حسب وعدہ گاڑی بھجوائی مگر وہ کسی حادثہ سے قابلِ مرمت ہوگئی۔ موصوف نے جلد حیدرآباد بھجوا کر گاڑی مرمت کرا کے بھجوائی اور [illegible] کے باوجود ہمیں اس گاڑی سے دس دن تک نقل و حرکت کی سہولت بہم پہنچائی۔ اس کے بعد جب حیدرآباد [illegible] گاڑی بروقت نہ پہنچ سکی تو خاکسار نے بنگلور کو موصوف کو لکھا کہ ہمیں نقل و حرکت کی بدستور دشواری ہے۔ موصوف نے جلد دوسرا وفد تیار کر کے اپنے برادرِ اصغر مکرم رحمت اللہ صاحب غوری کے ذریعہ دوبارہ گاڑی بھجوا کر دوسری مرتبہ سہولت بہم پہنچائی۔ غرض موصوف نے دو دفعہ تکلیف اٹھا کر اور بھاری اخراجات برداشت کر کے اس پروگرام میں تعاون فرمایا۔

(۳) مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب صدر تبلیغی کمیٹی جنوبی ہند جن کے آنے میں کسی مجبوری کی وجہ سے تاخیر ہوگئی تھی ۲۹ ٢/٦٨ کو مدراس پہنچ گئے اور ٨ ٣/٦٨ تک موصوف کی کار اس تبلیغی پروگرام کے لئے رات دن وقف رہی۔

نقل و حرکت کی دشواری کا احساس نہ صرف ہمیں تھا بلکہ ہر کارکن کو تھا۔ کیونکہ نمائش کی جگہ شہر سے دس میل دور تھی۔ ایک بس کے ذریعہ آنے جانے پر دو گھنٹے کم از کم صرف ہو جاتے لیکن نمائش کے اوقات میں بسا اوقات مسلسل پیدل چلنے پر ٹیکسی بھی نہ ملتی یہ جائیکہ بس مل سکتی۔ اور بسوں میں آمد و رفت پر ۳ گھنٹے صرف ہو جاتے۔ نو وارد کارکنوں کو راستہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے اور راتوں کو سفر کی وجہ سے اس قدر کوفت ہوتی کہ دو دن یا تین دن ڈیوٹی دے کر کارکن بیمار ہو جاتے۔ اس دشواری کے ساتھ دوسری دشواری خورد و نوش کی تھی جو محض نقل و حرکت کے ناقص انتظام کی وجہ سے پیش آجاتی ایک ماہ مسلسل [illegible] کار کی سہولت کے کام کیا گیا۔ بقیہ دنوں میں خدا تعالیٰ نے یہ سہولت مہیا فرما دی۔ فالحمد للہ۔ اپنے آپ کو تکلیف میں ڈال کر اس تبلیغی موقعہ پر کاریں بھجوا کر سہولت پہنچانے والے احباب کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے مولا کریم ان کے ایثار و قربانی کو قبول فرمائے اور اپنی جناب سے انہیں اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین۔

والنٹیرز کی حسب ضرورت آمد میں دشواریاں

ہمارا یہ تبلیغی پروگرام ایک آزمائشی وقت میں شروع ہوا۔ اور منشائے الٰہی میں اس کے لئے یہی وقت مناسب تھا۔ یوں تو اس سلسلہ میں تعاون کے لئے مدراس بنگلور۔ یادگیر۔ حیدرآباد کی جماعتوں کے افراد نے اپنے نام پیش کئے ہوئے تھے۔ لیکن تاریخوں میں تبدیلی کی وجہ سے۔ کچھ اس سٹال کی تعمیر اور انتظام کے سلسلہ میں پیش آمدہ ناگزیر ناگہانی رکاوٹوں کی وجہ سے اور پھر اس کے ایسے اوقات میں شروع ہونے کی وجہ سے جو کاروباری طبقہ کے لئے مشکلات اور انتہائی مصروفیت کے دن ہوتے ہیں یہ کام شروع ہوا۔ عین وقت پر بعض احباب بیمار ہو گئے۔ بعض مقدمات کی الجھنوں میں پھنس گئے اور باقیوں کو کوئی نہ کوئی اور روک پیش آگئی۔ لیکن یہ کام بہر کیف شروع ہو گیا اور خدا تعالیٰ نے اس کی مدد فرما دی۔

مقامی جماعت کا تعاون

کام کی دشواری دیکھ کر مقامی جماعت نے آہستہ آہستہ اپنی ذمہ داری محسوس کی اور یکے بعد دیگرے کارکن ڈیوٹیوں پر حاضر ہونے لگ گئے۔ بلکہ بعد میں تو زیادہ سے زیادہ وقت بھی دینے لگ گئے۔ جماعت نے اپنے متفقہ فیصلہ کے مطابق پہلے سے ڈیوٹیوں کی تقسیم کی ہوئی تھی۔ اس لحاظ سے مہمان نوازی کے فرائض مکرم علی محی الدین صاحب کے سپرد تھے۔ سٹال کی تعمیر کا کام مکرم محی الدین علی صاحب کے ذمہ لگایا گیا تھا۔ پبلسٹی کا کام مکرم کمال الدین صاحب کے سپرد تھا۔ انتظامی امور میں مدد اور سٹال کے تعلق سے متعلقہ محکموں سے خط و کتابت و ربط کا کام مکرم کریم اللہ صاحب نوجوان کے سپرد تھا۔ مکرم علی محی الدین صاحب نے ایک ماہ خدمت سرانجام دینے کے بعد اپنے فریضہ سے سبکدوشی حاصل کر لی۔ چنانچہ مزید کارکنوں اور والنٹیرز کی آمد کے پیشِ نظر احبابِ جماعت کے مشورہ کے بعد مختلف احباب کے گھروں پر والنٹیرز کو ٹھہرانے کا انتظام کرنا پڑا۔ ان کی مہمان نوازی کے سلسلہ میں محمد رفیق صاحب۔ مکرم کریم اللہ صاحب نوجوان۔ مکرم کمال الدین صاحب اور مکرم مرزا عزیز بیگ صاحب اور جماعت کے صدر صاحب محترم نے اس کارِ خیر میں حصہ لیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

والنٹیرز کی آمد کی ترتیب وار فہرست

(۱) مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ کیرالہ جلسہ سالانہ ربوہ سے واپسی پر اپنے رفقاء کے ساتھ ٢٥ ١/٦٨ تا ٢٧ ١/٦٨

(۲) مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب بنگلور سے مدراس کار پہنچانے آئے ٢٦ تا ٢٨ جنوری کے مختصر قیام میں تعاون بھی کر گئے۔

(۳) تیسرا وفد کار پر یادگیر سے مکرم رحمت اللہ صاحب غوری کے زیر قیادت پہنچا۔ جس میں زکریا صاحب۔ عبدالقادر صاحب۔ بصیر احمد صاحب۔ منصور احمد صاحب اور انور حسین صاحب تھے۔ یہ وفد ٤ ٢/٦٨ کو پہنچا اور ١٥ ٢/٦٨ کو واپس روانہ ہو گیا۔ اس وفد کے ایک والنٹیر مکرم عبدالقادر صاحب ٢٤ ١/٦٨ کو اپنے خسر محترم کی وفات کی خبر پا کر واپس ہوئے

(۴) بنگلور سے عبدالسبحان صاحب ٦ ٢/٦٨ کو آئے اور ١٧ ٢/٦٨ کو واپس ہو گئے۔

(۵) ١٧ ٢/٦٨ کو سکندرآباد سے مکرم سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب اور مکرم یوسف احمد الہ دین صاحب آئے اور ٢٩ ٢/٦٨ کو واپس چلے گئے۔

(۶) ١٨ ٢/٦٨ کو مظفر احمد صاحب حیدرآباد سے آئے اور ٦ ٣/٦٨ کو واپس گئے۔

(۷) ٢١ ٢/٦٨ کو مکرم مولوی ابوالوفا صاحب مبلغ کیرالہ ایک نوجوان کے ساتھ آئے خادم مذکور نے تین چار دن اس پروگرام میں حصہ لیا لیکن مکرم مولوی صاحب موصوف ٢ ٣/٦٨ کو واپس تشریف لے گئے۔

(۸) مکرم محمد صبغۃ اللہ مکرم معین الدین صاحب ٢١ ٢/٦٨ کو بنگلور سے آئے اور اول الذکر ٢٤ ٢/٦٨ کو اور مؤخر الذکر ٢٥ ٢/٦٨ کو واپس چلے گئے

(۹) مکرم محمد ابراہیم صاحب حیدرآباد سے ٢٣ ٢/٦٨ کو لٹریچر لے کر پہنچے اور ٢ ٣/٦٨ کو واپس گئے

(۱۰) مکرم اسد اللہ صاحب ٢٥ ٢/٦٨ کو بنگلور سے آئے اور ٢٩ ٢/٦٨ کو واپس چلے گئے۔

(۱۱) مکرم سید احمد صاحب ١ ٣/٦٨ کو بنگلور سے آئے اور ٤ ٣/٦٨ کو واپس گئے۔

(۱۲) مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور فضل حق صاحب سکندرآباد سے ١ ٣/٦٨ کو پہنچے۔ فضل حق صاحب دو دن کے بعد واپس چلے گئے مگر مکرم حافظ صاحب ١٠ ٣/٦٨ کو واپس گئے۔ ان سب والنٹیرز نے اس تبلیغی پروگرام میں بہت مخلصانہ تعاون کیا۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

نمائش کے اندر اور باہر تقسیم لٹریچر

کسی روز نمائش کے باہر اور کسی روز نمائش کے اندر والنٹیرز کے ذریعہ چھوٹے چھوٹے تبلیغی اشتہارات تقسیم کرانے کا سلسلہ تو تقریباً روزانہ جاری رہا۔ جو دلچسپی رکھنے والے افراد کے لئے سٹال پر آنے اور معلومات حاصل کرنے یا لٹریچر خریدنے کا محرک ثابت ہوتا رہا۔ ہمارے بعض کارکنوں نے سیکورٹی آفس کے کارکنوں سے بھی اس معاملہ میں ربط پیدا کر کے تعاون حاصل کیا اور کام میں سہولت پیدا کر لی۔ وقتاً فوقتاً تمام سٹال والوں اور PAVILIONS والوں کو بھی پیغام امن اور حرفِ انتباہ نیز جماعت کا تعارفی لٹریچر اور سٹال پر آنے کا دعوت نامہ بھجوایا جاتا۔ اور اس طرح ہزاروں افراد جو نمائش کے اندر مقیم رہتے تھے اُن کو خصوصیت سے احمدیت کا پیغام پہنچایا گیا اُن میں سے متعدد افراد کے ساتھ ہمارا

دوستانہ مراسم ہو گئے تھے اور وقتاً فوقتاً آ کر لٹریچر کا مطالعہ کرتے اور کبھی کبھی خرید کر بھی لے جاتے۔ یا حسب دانست سٹال پر آ کر تبادلہ خیالات بھی کرتے رہے۔ نمائش کے اندر ۱۱۸ PAVILIONS اور ایک ہزار کے قریب سٹال تھے۔

اندرون شہر تبلیغی جدوجہد

جب کبھی کچھ رضاکار والنٹیرز پہنچتے تو تقسیم کار کے تحت جو والنٹیرز سٹال کے انتظام سے فارغ بچ جاتے اُن سے شہر میں لوگوں سے ملاقات کرتے اُنہیں جماعت سے متعارف کرانے۔ جماعت کا مختلف زبانوں میں شائع کردہ لٹریچر دکھا کر اُنہیں سٹال میں آنے کی دعوت دینے اور لٹریچر فروخت کرنے کا کام لیا جاتا رہا۔ چنانچہ جماعت کے بچوں نے بھی اس پروگرام میں حصہ لیا اور لٹریچر فروخت کیا۔ بیرونی جماعتوں سے آئے ہوئے والنٹیرز نے بھی مختلف محلوں اور بازاروں میں جا کر یہ کام کیا۔

بیرونی ممالک کے PAVILIONS کے ڈائریکٹروں کو تبلیغی تحائف کی پیشکش۔

۲۴ ۲/۶۸ کو MR. PETER NOEL DIRECTOR OF THE PAVILION OF THE GOVT. OF GERMAN DEMOCRATIC REPUBLIC سے خاکسار مکرم نوجوان صاحب مکرم سیٹھ علی محمد صاحب، مکرم سیٹھ یوسف احمد صاحب نے ملاقات کی اور موصوف کو جرمن زبان میں احمدیت کا لٹریچر تحفتہً دیا۔ لٹریچر دینے سے قبل موصوف کو جماعت کے بارہ میں روشناس کرایا گیا۔ موصوف نے یہ کہتے ہوئے لٹریچر لیا کہ میں یہ لٹریچر تو لے لیتا ہوں اور میں اسے پڑھوں گا لیکن میں اپنا عقیدہ اور مذہب تبدیل کرنے کا وعدہ نہیں کرتا۔ نوجوان صاحب نے کہا ہمارا کام تو پیغام پہنچانا ہے۔ تبدیلی عقیدہ مذہب کسی کے مجبور کرنے سے نہیں بلکہ اس کی تحریک انسان کے اپنے دل سے پیدا ہوتی ہے ہم یہی درخواست کرتے ہیں کہ ہمارا یہ پیغام غور سے پڑھیں۔ اور اسے اپنے ملک کے باشندوں تک پہنچا دیں۔

(۲) اُسی روز دوسرا تحفہ ایسے ہی لٹریچر پر مشتمل مغربی جرمنی کے پویلین کے ڈائریکٹر کی سیکرٹری K. ENTS MUELLER نامی جرمن خاتون کو دیا۔ اور اُن سے درخواست کی کہ وہ لے کر ڈائریکٹر موصوف کو پہنچا دیں۔

(۳) تیسرا تحفہ اُسی روز U.AR. PAVILION کے اسسٹنٹ ڈائریکٹر کو پیش کیا جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قصیدہ یا عین فیض اللہ پر مشتمل تھا۔ جب یہ تحفہ موصوف کو دیا گیا اُن کے گرد غیر احمدی نوجوانوں کا ہجوم تھا۔ جو ہمیں دیکھ کر قادیانی قادیانی بلند آواز سے پکارتے رہے۔ مگر خاکسار نے اُن سے عربی میں گفتگو کر کے یہ تحفہ موصوف کو دیا۔ جو موصوف نے بغور دیکھ کر خوشی سے قبول کیا اور شکریہ ادا کیا۔ ہم نے کسی دوسرے وقت میں ڈائریکٹر سے ملنے کی خواہش کی۔ موصوف نے بعد میں قصیدہ پڑھنے کے بعد ہمیں پیغام بھیجا کہ وہ سٹال پر آ کر ہم سے ضرور ملیں گے۔

(۴) ۲۵ ۲/۶۸ کو ہمیں پبلک ریلیشن آفیسر سے پتہ چلا کہ TCADAT یعنی کئی غیر ممالک کے نمائندوں پر مشتمل ایک وفد نمائش میں آئے گا۔ ہم نے اُن سے ملاقات کرنے اور اپنا تبلیغی تحفہ پیش کرنے کی اجازت حاصل کی۔ مگر اتفاق سے جو وقت ہمیں ملاقات کے لئے دیا گیا اس سے بہت پہلے ہی وفد مذکور تو اس کو جلد دیکھ کر جلد واپس چلا گیا۔ ہم مقررہ وقت اور جگہ پر اُن کے منتظر رہے۔ اگلے روز آفس سے پتہ چلا کہ اس جگہ پہنچنے سے پہلے ہی وفد واپس چلا گیا تھا۔

۲ ۳/۶۸ کو خاکسار مکرم نوجوان صاحب مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب صدر تبلیغی کمیٹی جنوبی ہند بیرونی ممالک کے U.A.R میں گئے PAVILIONS کے ڈائریکٹر سے ملاقات ہوئی۔ جماعت کا تعارف کرایا گیا۔ کچھ دیر تک تبادلہ خیال ہوا۔ موصوف نے بیحد ڈر اور خوف کا اظہار کیا لٹریچر قبول کر لیا۔ اور کہا کہ آپ تبلیغ کریں۔ میں جان و دل سے آپ کے کام کا قدر دان ہوں۔

۵ ۳/۶۸ کو برطانیہ کے پویلین میں مکرم نوجوان صاحب مکرم۔ محمد الدین صاحب پہنچے۔ ڈائریکٹر موصوف نے بہت دلچسپی لی۔ تبلیغی تحفہ لے کر بہت مسرور ہوئے۔ سب کی مشروبات سے تواضع کی۔ اُن کا اسم گرامی MR. Kapadia ہے۔

۶ ۲/۶۸ کو خاکسار مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب اور عرفان اللہ صاحب فوٹو گرافر کے ساتھ یوگوسلاویہ کے پویلین پر پہنچا۔ اسکے ڈائریکٹر MR. DOBRIVOJM PERIC سے ملاقات ہوئی۔ ہم نے اپنی آمد کی غرض وغایت بتائی اور لٹریچر کے تحفہ کی پیشکش کا ذکر کیا۔ موصوف نے کہا کہ وہ انگریزی میں لٹریچر پڑھ سکتے ہیں۔ چنانچہ انگریزی میں ہی انہیں القرآن مجید کا ترجمہ اور مناسب لٹریچر دیا گیا اور اس تقریب کی فوٹو لی گئی۔

اُسی روز ہم تینوں ہنگری کے پویلین میں گئے۔ اور اُس کے ڈائریکٹر DR HARCSAJANOS سے ملے جن کا پتہ حسب ذیل ہے "MASPED UNGARISCHE ALLGEMEINE TRANSPORAT UNTERANEH-MUNG BUDAPESTV" اپنا اور KRISTOF TER 2 جماعت کا تعارف کرایا۔ موصوف نے جھٹ مجھے پہچان لیا اور کہا کہ کیا آپ وہی ہیں جس نے انٹرنیشنل سنٹر میں ڈلیاتن کے دفتر کو سنہری کام والا پلیٹ کر قرآن مجید اور کتب کا تحفہ پیش کیا تھا۔ خاکسار نے کہا۔ ہاں خاکسار وہی ہے۔ بہت خوش ہوئے اور بانیٔ سلسلہ کے دعویٰ کے بارہ میں تفصیل پوچھنے لگے پھر خود اپنے ملک کے حالات بتائے اور بتایا کہ پہلے یہ ملک ترکی کے ماتحت تھا۔ اس میں کچھ مسلم آبادی بھی ہے زمانۂ ماضی کے کسی مسلمان بزرگ گل بابا نامی کا نام لیا کہ اُن کا مزار اس ملک میں بہت مشہور ہے۔ پھر ہندوستان میں جماعت کے مرکز کا پتہ ہم سے لکھوا لیا۔ اور کہا کہ اگر اُن کو موقعہ ملا تو واپسی پر ضرور قادیان جائیں گے۔ چنانچہ محترم ناظر صاحب دعوت و تبلیغ قادیان کا پتہ موصوف کو نوٹ کرایا گیا موصوف نے قرآن مجید ہاتھ میں لے کر بہت خوشی کا اظہار کیا اور کہا میں بخوشی یہ تحفہ اپنے ملک میں لے جاؤں گا۔ پھر اپنے ملک کے بعض مطبوعات ہمیں بطور یادگار دیئے جو بکسہ مرکز پہنچائے جا رہے ہیں۔

اس کے بعد ہم کویت کے پویلین میں گئے اور ڈائریکٹر اور اُن کے سیکرٹری سے مل کر جماعت کا تعارف کرایا۔ اور سلسلہ کی عربی کتب کا تحفہ پیش کیا۔ سیکرٹری صاحب نے بتایا کہ آپ کی جماعت کے ایک نوجوان ڈاڑھی والے مکرم کریم اللہ صاحب نوجوان اُن سے پہلے مل کر مذہبی گفتگو کر چکے ہیں موصوف نے حضرت بانیٔ سلسلہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارہ میں دریافت کیا کہ آپ کا دعویٰ کیا تھا۔ اُن کو بتایا گیا۔ صاحب موصوف نے وفد کا شکریہ ادا کیا۔ اور شکریہ کے ساتھ تحفہ قبول کرتے کہا کہ میں یہ کتب ضرور پڑھوں گا۔ اور اپنے وطن میں آپ کا تحفہ لے جاؤں گا ہم نے اس تقریب کی ایک فوٹو بھی لی۔ اس کے بعد موصوف نے اپنے ملک کا کچھ لٹریچر اور تصاویر کا تحفہ ہمیں دیا۔

اس کے بعد ہم بلگیرین پویلین ڈائریکٹر سے ملنے گئے۔ ہم نے ڈائریکٹر موصوف کو غیر حاضر پا کر پویلین کے انجینئر سے اپنی آمد کی غرض وغایت بیان کی۔ اُن کا نام MR. NETRAJAN ہے۔ موصوف نے احمدیت کے بارہ میں اپنے لئے بھی ہم سے لٹریچر طلب کیا اور بتایا کہ انہیں بھی مذہب کے مطالعہ کا بہت شوق ہے۔ چنانچہ اُنہیں بھی تبلیغی کتب مطالعہ کے لئے دی گئیں۔

پھر ڈائریکٹر موصوف سے ملاقات نہ ہو سکنے کی وجہ سے ہم نے ۳ ۲ کو اُن کے سیکرٹری سے مل کر تحفہ اُنہیں دیا اور درخواست کی کہ یہ تحفہ اس گزارش کے ساتھ ڈائریکٹر موصوف کو پہنچا دیا جائے۔ ڈائریکٹر موصوف کا نام حسب ذیل ہے MR. L. M ALINOY DIRECTOR BULGARIAN PAVILION 150 Golf links area. New Delhi I

اسی روز ہم دونوں یعنی خاکسار اور مکرم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب رومانیہ کے پویلین میں گئے اور اس کے مینیجر Ioan CIUCISAN Manager of The Romanian pavilion Industrial Export state enterprise for foreign hudi BUCHAREST 2 Gabrial Peri state موصوف کو اپنا تعارف کرایا۔ اور آنے کی غرض وغایت بیان کی۔ موصوف نے قرآن کے بارہ میں چند سوالات دریافت کئے۔ مثلاً کہا کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ ان کے جوابات تسلی بخش دیئے گئے۔ موصوف نے مزاحیہ رنگ میں کہا کہ اچھا میں اسے پڑھ کر مسلمان ہو جاؤں گا۔ اور یہ میرے اسسٹنٹ ہیں ان کو بھی COUVER کر لوں گا۔ پھر موصوف نے شکریہ ادا کیا اور یقین دلایا کہ موصوف اس لٹریچر کا ضرور مطالعہ کریں گے۔

__ولادت__: اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ناکارہ کو بتاریخ ۲۷ ۲/۶۸ دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے اور لمبی عمر بخشے۔ آمین۔ خاکسار نذیر احمد ابن عبدالکریم صاحب ناصر آبادی درویش قادیان

امروہہ ضلع مرادآباد (اتر پردیش) میں کامیاب تبلیغی جلسہ

از مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل انچارج مبلغ اتر پردیش

مکرم ضمیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امروہہ کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی کہ امروہہ میں آجکل مخالفت ہو رہی ہے جس سے قریباً ہر اتوار کو پبلک جلسے کا پروگرام رکھا جاتا ہے۔ جماعت کی خواہش ہے کہ چند دنوں کے لئے آپ بھی آجائیں تا تبلیغی مہمات میں تعاون کر سکیں۔ چنانچہ خاکسار مارچ کے شروع میں امروہہ پہنچا۔ یہاں پہنچنے پر معلوم ہوا کہ عید اور ہولی کے تہوار نزدیک آجانے کی وجہ سے شہر میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ ہے جس وجہ سے پبلک جلسے بلا اجازت حکومت نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ تحصیلدار صاحب امروہہ کی خدمت میں پبلک جلسہ کے لئے درخواست دی گئی اور تحصیلدار صاحب نے جلسہ کی منظوری دے دی۔

مورخہ ۱۴ مارچ بعد نماز عشاء ۸ ½ بجے مکرم ضمیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ امروہہ کی صدارت میں محلہ لبادن گنج میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم عبدالواحد صاحب نے قرآن مجید کی تلاوت کی۔ ارشاد احمد صاحب اور کئی احمدی بچوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعودؓ کا کلام خوش الحانی سے سنایا۔

صدر جلسہ مکرم ضمیر احمد صاحب نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ اور بتایا کہ اس زمانہ کی تاریکی کو دور کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک مامور کی بعثت ہوئی ہے۔ اس مامور من اللہ کی تعلیم و صداقت کے سلسلہ میں آج کا جلسہ منعقد کیا گیا ہے۔ جماعت احمدیہ کے مبلغ آج اس جلسے کو خطاب فرمائیں گے۔

خاکسار کی تقریر سے قبل مکرم زبید احمد صاحب نے نعمت اللہ صاحب ولی کے اشعار سنائے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے تعلق رکھتے ہیں اور ان کا ترجمہ اردو میں بیان کیا۔

بعد ازاں خاکسار کی تقریر "صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام" کے عنوان پر شروع ہوئی۔ خاکسار نے قرآن مجید احادیث نبوی اور اقوال بزرگان کی روشنی میں بتایا کہ امت مسلمہ کی حالت کے خراب ہونے پر ایک مامور من اللہ کے آنے کی خبر موجود ہے جسے احادیث میں امام مہدی علیہ السلام کا لقب دیا گیا ہے۔ بزرگان امت نے احادیث پر غور کرنے کے بعد یہ بھی خبر دی تھی کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کا ظہور تیرھویں صدی کے آخر یا چودھویں صدی کے شروع میں ہو جانا ضروری تھا۔

موجودہ مسلمانوں کی حالت کا نقشہ حاضرین کے سامنے رکھا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کو بلانے کے لئے جو چیخ و پکار ہو رہی ہے۔ اس کی تفصیل میں مختلف حوالہ جات بیان کئے۔ مثال کے طور پر ایک حوالہ درج کیا جاتا ہے۔ خون حرمین کے مصنف لکھتے ہیں:۔

"خدارا ایسی بے بسی اور نازک حالت میں اپنے نام لیواؤں پر رحم کرتے ہوئے امام آخر الزمان کو جلد بھیجئے تاکہ ضعیف الایمان امت کے ایمان اور ایقان میں پھر بالیدگی کی روح پیدا ہو اور ضلالت کا خفقان ہو۔ یارسول اللہ۔ اب عقل و اسباب ظاہری کا سہارا جاتا رہا۔ قویٰ بیکار ہوگئے۔ ہمتیں پست ہو گئیں خونخواران تثلیث نے ان کو قعر مذلت میں اس طرح دھکیل دیا کہ اب ابھرنے کی صورت نظر نہیں آتی۔ اے نبی اللہ! سینہ آزردہ شکستہ دل زخموں سے چور امت اپنے درد کی دوا کہاں پائے گی۔ اور کیونکر امام موعود علیہ السلام کے حضور اپنی فریاد پہنچائے گی۔ اس دل کے زخم کی ٹیس اور سوزش ناقابل اظہار ہے۔"

اس کے بعد خاکسار نے بتایا کہ امت محمدیہ کی اس حالت زار کو دیکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے عین وقت پر امام موعود حضرت مہدی علیہ السلام کو قادیان کی سرزمین میں مبعوث فرمایا اور انہوں نے چودھویں صدی کے شروع یعنی ۱۳۰۶ھ میں مسیح موعود و مہدی معہود ہونے کا دعویٰ کیا اور مسلمانوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اے مسلمانو۔ اگر تم سچے دل سے حضرت خداوند تعالیٰ اور اس کے مقدس رسول علیہ السلام پر ایمان رکھتے ہو۔ اور نصرت الٰہی کے منتظر ہو تو یقیناً سمجھو کہ نصرت کا وقت قریب آگیا ہے اور یہ کاروبار انسان کی طرف سے نہیں اور نہ کسی انسانی منصوبے نے اس کی بنیاد ڈالی ہے بلکہ یہ وہی صبح صادق ظہور پذیر ہوگئی ہے جس کی پاک نوشتوں میں پہلے سے خبر دی گئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی مہلک گڑھے میں جا گرتے۔ مگر اس کے باشفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا۔ سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آگیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے دین کے باغ کو جس کی راستبازوں کے خون سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہا۔ کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی پرانے قصوں کا ذخیرہ ہو جس میں موجودہ برکت کچھ بھی نہ ہو۔ ظلمت کے کامل غلبہ کے وقت اپنی طرف سے نور بھیجتا ہے۔ کیا تم سلخ کی رات کو جو ظلمت کی آخری رات ہے دیکھ کر حکم نہیں کرتے کہ کل نیا چاند نکلنے والا ہے۔ افسوس کہ تم دنیا کے ظاہری قانون قدرت کو تو خوب سمجھتے ہو۔ مگر اس روحانی قانون قدرت سے جو اس کا ہمشکل ہے بکلی بے خبر ہو۔" (ازالہ اوہام)

حضور کے دعویٰ کو بیان کرنے کے بعد قرآن مجید سے معیار صداقت بیان کرتے ہوئے حسب ذیل امور پر روشنی ڈالی۔

۱۔ ضرورت زمانہ کسی مدعی کی صداقت کے لئے ایک زبردست معیار ہے۔

۲۔ مدعی کے ساتھ خدا تعالیٰ کا حسن سلوک اس کی صداقت پر دلیل ہے۔ جماعت کی موجودہ ترقی اور باہر کی دنیا میں مشنوں کا قیام تفصیل سے بیان کیا۔

۳۔ آیت لو تقول علینا بعض الاقاویل کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دعویٰ ماموریت کے بعد ۲۳ سال سے زیادہ عرصہ تک مہلت ملنا آپ کی صداقت پر زبردست دلیل ہے۔

۴۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خدا تعالیٰ کی طرف سے متعدد غیب کی خبریں بتائی گئیں جو بفضلہ تعالیٰ پوری ہوئیں۔ چنانچہ حضور کی متعدد پیشگوئیاں بیان کی گئیں اور بتایا کہ آیت عالم الغیب فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول کی روشنی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام خدا کی طرف سے مبعوث شدہ تھے۔

خاکسار کی تقریر دو گھنٹے تک جاری رہی اور رات ساڑھے گیارہ بجے جلسہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

جلسہ کے اگلے روز غیر احمدیوں کی طرف سے اطلاع ملی کہ ان کے مولوی صاحب بات چیت کرنا چاہتے ہیں۔ احباب جماعت نے مجھ سے کہا کہ مولوی صاحب سے بات چیت ہو جانی چاہئے میں نے کہا مجھے کوئی اعتراض نہیں لیکن بات چیت کے لئے جگہ اور موضوع کا تقرر ضروری ہے احباب نے باہم گفت و شنید کے بعد مولوی سبحت اللہ صاحب کے احاطہ میں بات چیت کا فیصلہ کیا لیکن کوئی موضوع طے نہ کیا گیا۔ احباب جماعت نے کہا کہ موضوع کے بارہ میں وہیں طے کر لیا جائے گا۔ خاکسار احباب جماعت کی معیت میں وہاں پہنچا۔ مولوی عبدالقادر صاحب بہاری جو آجکل احمدیت کی مخالفت میں پیش پیش ہیں وہاں موجود تھے۔ ان سے بات چیت شروع ہوئی تو انہوں نے بحث کے لئے کسی اصل پر آنے سے انحراف کیا۔ اختلافی مسائل میں سے مسئلہ حیات و ممات مسیح علیہ السلام کے لئے تو وہ کسی صورت میں آمادہ نہیں ہوتے اور یہ کہنے لگے کہ تھوڑی دیر کے لئے ہم مان لیتے ہیں کہ مسیح علیہ السلام فوت ہوگئے۔ جس پر میں نے کہا کہ تھوڑی دیر کے لئے ماننے کا کوئی مطلب واضح نہیں ہوتا۔ یا تو ثابت کیجئے کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قرآن مجید کی فلاں فلاں آیت سے یہ ثابت ہے اور یا اعلان کیجئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے مگر وہ ان دونوں میں سے کسی امر کے لئے آمادہ نہ ہوئے۔

قریباً نصف گھنٹہ اسی بحث میں گذر گیا اور خاکسار نے انہیں اصولی بحث کی طرف لانے کے لئے کافی کوشش کی۔ لیکن چونکہ وہ جانتے تھے کہ اس معاملہ میں قرآن مجید اور احادیث ان کے ساتھ نہیں اس لئے وہ اصولی بحث سے روگردانی کرتے ہوئے صدق و کذب حضرت مرزا صاحب کی رٹ لگاتے رہے۔ اور وہ بھی قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں نہیں بلکہ (باقی صفحہ پر)

سرگروہ مفسدین کا حسرتناک انجام

اکابرین خوارج اہلِ پیغام لاہور کی دینداری کی حقیقت

ایک دوسرے کے خلاف ناروا حملے اور باہمی نامناسب سلوک

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی

اخبار بدر کی ایک گذشتہ اشاعت میں ہم نے جناب مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے برادر نسبتی مکرم نصیر احمد صاحب فاروقی کے متعلق غیر جانبداری کا امتحان کرنے کے لئے بعض باتیں ان کی خدمت میں پیش کر کے ان کی رائے معلوم کرنا چاہی تھی۔ آج ہم ان کے بہنوئی جناب مولوی محمد علی صاحب اور شیخ مصری لاہوری اور ان کے موجودہ امیر مولوی صدر الدین صاحب کی دینداری کی حقیقت ان کے سامنے رکھنا چاہتے ہیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معیت سے منہ موڑ کر اور جماعت سے تعلق توڑ کر اور قادیان خدا کے رسول کی تخت گاہ کو خیرباد کہہ کر اور سلسلہ کی خصوصیات کو ترک کر کے اور غیروں سے تعلق جوڑ کر جو جو گل کھلائے وہ ان کی تحریرات سے ظاہر ہیں۔ انہوں نے حضرت اقدس کی زندگی اور اس کے بعد چھ سال تک حضرت اقدس کو نبی مان کر آپ کی نبوت کا انکار کر دیا۔ اور اس کے لئے انہوں نے مخالفین اسلام والے ناجائز حربے استعمال کئے۔

شیخ مصری صاحب لاہوری قادیان سے نکلنے سے پہلے خاص طور پر نبوت مسیح موعودؑ کے مضمون پر تقاریر فرمایا کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ قادیان پر اکثر ان کا مضمون نبوت کے بارہ میں خوارج کے گروہ کے موقف کی تردید ہوتا تھا۔ جب مولوی محمد علی صاحب نے اپنے خوارج کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے یہ سٹنٹ کھڑا کیا کہ قادیان والے حضرت مسیح موعودؑ کے دعوئے نبوت کے ثبوت میں حلف اُٹھائیں تو شیخ مصری صاحب نے بھی اس پر تحریری حلف اُٹھایا۔ ایسا ہی انہوں نے مولوی محمد علی صاحب کے بعض مضامین کی تردید بھی شائع کرائی۔ اور اس میں یہ بات کھول کر لکھی کہ جناب مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے ساتھ ظالمانہ کھیل کھیلا ہے۔ اور ان میں تحریف اور ردوبدل سے کام لیا ہے اس کا جواب جناب مولوی محمد صاحب کچھ بھی دے سکے۔ شیخ مصری لاہوری صاحب نے جناب مولوی محمد علی صاحب سابق امیر خوارج کی تحریفات کے متعلق ان کے ٹریکٹ "اتمام حجت نمبر ۲" کا جواب اور مولوی محمد علی صاحب سے خشیۃ اللہ کی درخواست کے زیر عنوان ان کی دینداری کا پردہ چاک کرتے ہوئے لکھا:-

"ناظرین کرام کو اس بات سے آگاہ کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ مولوی محمد علی صاحب نے اس ٹریکٹ میں بھی حسب دستور سابق حوالوں کے پیش کرنے میں خشیۃ اللہ کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ بعض جگہ تو صریح تحریف سے کام لیا ہے اور بعض جگہ مطالب کو بالکل بگاڑ کر پیش کیا ہے اور بعض جگہ اپنے پاس سے ایک بات بنا کر حضرت مسیح موعودؑ کی طرف منسوب کر دی ہے۔"

(اخبار الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۲۲ء صفحہ ۳-۴)

جناب مولوی محمد علی صاحب بھلا ان باتوں کا کیا جواب دے سکتے تھے۔ اسے پی گئے۔

جب شیخ مصری صاحب کو بھی مولوی صاحب موصوف کی طرح ٹھوکر لگی اور وہ مرکز سلسلہ اور جماعت سے الگ ہو کر مولوی محمد علی صاحب کی امارت میں گروہ خوارج سے جا ملے۔ کس قدر تعجب کی بات ہے کہ جس شخص کو انہوں نے حضرت اقدس کی تحریرات میں ردوبدل و تحریف کر کے دھوکہ دینے والا قرار دیا تھا اس کی گود میں جا بیٹھے اور اس کی صحبتوں کو دینداری قرار دینے لگ گئے۔ ان صحبتوں کا نتیجہ وہی نکلا جو نکلنا چاہیئے تھا۔ ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد۔ کہاں تو تحریفات کو خشیت الٰہی کا فقدان قرار دیتے رہے اور کہاں یہ کہ خود اس فقدان خشیت الٰہی کا شکار ہو کر مولوی صاحب موصوف کے ڈگر پر گامزن ہو گئے۔ اور اپنی حلف کو پس پشت پھینک کر حضرت اقدس کی نبوت کو محض ولایت قرار دینے پر سارا زور صرف کر دیا۔

اکابرین گروہ خوارج کا یہ ہے تقویٰ۔ خشیتِ الٰہی۔ دینداری اور خدا پرستی۔ اور کمال یہ ہے کہ شیخ مصری لاہوری صاحب کے مذکورہ فتویٰ کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب نے ان کے متعلق حسب ذیل رائے کا اظہار فرما کر اپنے متعلق ان کے فتویٰ کی تصدیق کر دی۔ لکھا:-

"شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری مجھ سے ملے ہیں بار بار ملتے رہتے ہیں بہت قریب رہے ہیں اور رہتے ہیں۔ میں نے ان میں اس قدر شرافت دیکھی ہے جس کے نمونے دنیا میں کم نظر آتے ہیں۔"

(اخبار پیغام صلح ۲۶ اگست ۱۹۴۲ء صفحہ ۶ کالم ۱)

اس مرتبہ کے "شریف" انسان کی رائے جو اس نے جناب مولوی محمد علی صاحب کے متعلق اوپر ظاہر فرمائی تھی نہایت ہی قابل قدر ٹھہرتی ہے۔ اور اس رائے کی صداقت میں بھلا کس کو شبہ ہو سکتا ہے۔

سانپ چھونے میں نرم اور ملائم ہوتا ہے مگر اس کی کچلیوں میں ایک خطرناک زہر ہلاہل پوشیدہ ہوتا ہے جو نظر نہیں آتا مگر جب وہ ڈنگ چلاتا ہے تو اس کا پتہ چلتا ہے۔ چنانچہ تھوڑے ہی عرصہ بعد مولوی صاحب کو بھی آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہونے لگا۔ اور انہوں نے شیخ مصری صاحب کے متعلق دردناک لہجہ میں اعلان فرمایا۔

"جب سے میں گزشتہ بیماری کے حملہ سے اٹھا ہوں اس وقت سے یہ دونوں بزرگ اور شیخ مصری میرے خلاف پراپیگنڈا میں اپنی پوری قوت صرف کر رہے ہیں اور ہر ایک تنکے کو پہاڑ بنا کر جماعت میں ایک فتنہ پیدا کرنا شروع کیا ہوا ہے اور نہ صرف وہ میری بیماری سے پورا فائدہ اٹھا رہے ہیں بلکہ ان امور کے متعلق مجھے قلم اٹھانے پر مجبور کر کے میری بیماری کو بڑھا رہے ہیں اور یہ امر واقعہ ہے کہ میری بیماری پھر ان احباب کی مہربانی سے بڑھ گئی ہے۔"

(۵ جولائی ۱۹۵۱ء سرکلر)

نیز لکھا:-

"جماعت کے بنیادی نظام پر کلہاڑی چلائی گئی ہے اور امیر جماعت کے خلاف علم بغاوت بلند کیا گیا ہے"

اس کے بعد جناب مولوی محمد علی صاحب ۱۳ اگست ۱۹۵۱ء کو اپنے "دکھوں کی داستان" لکھی اس میں انہوں نے اپنے خلاف اس باغیانہ تحریک کی تفصیلات پر روشنی ڈالنے کے بعد لکھا:-

"ایک طرف دن رات میرے خلاف مشورے ہوتے رہتے ہیں اور احمدیہ بلڈنگس سے یہ پروپیگنڈا ہو رہا ہے کہ میں کیا کیا قواعد کی خلاف ورزیاں کر رہا ہوں اور میری وجہ سے یہ جماعت تباہ ہو چکی ہے ان کے دلوں میں کوئی دینی جذبہ نہیں رہا۔ دوسری طرف میں کوئی بات کہوں تو اس کے ماننے سے انکار کیا جاتا ہے" (صفحہ ۱۱)

مولوی صاحب موصوف کے اپنے اس اعلان سے جس حقیقت کا اظہار ہو رہا ہے۔ وہ الم نشرح ہے۔ ان لوگوں کی عدم خشیۃ الٰہی۔ اپنے امیر سے بغاوت۔ اس پر حملوں کی بوچھاڑ یہ سب کچھ اس کانٹے دار درخت کی شاخیں ہیں جو جناب مولوی صاحب موصوف اور ان کے "اہل الرائے" اکابرین خوارج نے قادیان میں خلافت کے راستے میں بویا تھا جس کا پھل انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام میں نہایت دردناک آہوں اور دکھوں کے ساتھ اپنے ہاتھوں کاٹا۔ من حفر بئراً لاخیہ فقد وقع فیہ جو دوسروں کے لئے گڑھا کھودتا ہے خود اس میں گرتا ہے

مولانا صاحب موصوف کا مذکورہ اعلان ان کی جیتی جاگتی ناکامی و نامرادی اور حسرتوں کی تصویر پیش کر رہا ہے جس کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابتدا ہی میں اللہ تعالیٰ نے اپنے الہام لَنُمَزِّقَنَّھُم سے اطلاع دے دی تھی اور بتا دیا تھا کہ ہم ان کے دلوں میں پھوٹ ڈال دیں گے۔ اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ سو اس کی صداقت کا اعتراف و اعلان بھی خدا تعالیٰ نے خود مولانا صاحب موصوف ہی کے ہاتھوں سے کرا کر ہمیشہ کے لئے اُسے دشمن کے ماتھے کا کلنک کا ٹیکہ بنا دیا ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اکابرین اہلِ خوارج کے فتنوں کے متعلق مولانا صاحب کی بیگم صاحبہ کے اعلان نے سونے پر سہاگہ کا کام دیا ہے۔ وہ ان مفسدین کے متعلق فرماتی ہیں:-

"مفسدوں نے مخالفت کا طوفان برپا کر دیا۔ اور...... طرح طرح کے بیہودہ الزام لگائے یہاں تک کہ کہا گیا کہ آپ نے احمدیت سے

(باقی صـ پر)

منقولات

قیامتِ کبریٰ بالکل قریب آتی جا رہی ہے

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

حضرت مولانا محمد یوسف بنوری مدظلہ"

عنوانات بالا سے ایک مضمون ہفت روزہ شہاب لاہور مجریہ ۱۸ر فروری ۱۹۶۸ء کے صفحہ ۲ پر شائع ہوا ہے۔ غور و فکر کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ اس پر ہمارا تبصرہ اسی اشاعت میں دوسری جگہ ملاحظہ فرمایا جائے۔

حضرت رسالت پناہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا تھا کہ:-

میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہارے گھروں میں فتنے ایسے آ رہے ہیں جیسے بارش کے قطرے برس رہے ہیں۔

عہدِ نبوت کے دورِ مبارک کے کچھ عرصہ بعد سے ہی ان فتنوں کا دور شروع ہوا ہے۔ اور ہمیشہ مومنین و مخلصین کا امتحان ہوتا رہا ہے لیکن عہدِ نبوت کے قرب کی وجہ سے ایمان انتا قوی رہا ہے کہ زیادہ تر فتنوں کا دائرہ صرف "عمل" تک محدود رہا، دلوں کا یقین بڑی حد تک محفوظ رہا لیکن عہدِ نبوت سے جتنا بُعد ہوتا گیا ایمان و یقین میں بھی ضعف رونما ہونے لگا۔ یہاں تک کہ عصرِ حاضر میں تو دُنیائے اسلام کے گوشے گوشے میں فتنوں کا ایک "سیلاب" اُمنڈ آیا ہے۔ علمی، عملی، دینی، اخلاقی، معاشرتی تمدنی، اتنے فتنے ظاہر ہو چکے ہیں کہ عقل حیران ہے اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا وہ ارشاد کہ:-

تم بھی پہلی امتوں یہود و نصاریٰ اور مشرکوں کے نقشِ قدم پر چل کر رہو گے اور ان کے اتباع میں اتنا غلو ہو جائے گا کہ اگر بالفرض کوئی کسی گوہ کے سوراخ میں گھسا ہے تو تم بھی اس میں ضرور داخل ہوگے۔ یعنی فضول و لایعنی اور عبث حرکات میں بھی ان کا اتباع کروگے۔

آج جب دُنیائے اسلام کا جائزہ لیتے اور مسلمانوں کے تمدن و معاشرت کو دیکھتے ہیں تو حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کی پوری تصدیق ہو جاتی ہے۔ مسلمانوں کے موجودہ معاشرے کو جب دیکھتے ہیں خصوصاً جزیرہ عربیہ اسلامیہ کا جب جائزہ لیتے ہیں تو بے حد افسوس ہوتا ہے کہ بمشکل کوئی خدوخال ایسا نظر آتا ہے جس سے یہ اندازہ ہو سکے کہ یہ مسلمان ہیں۔ "مغربیت" کے اس سیلاب میں اس طرح بہہ جانا انتہائی دردناک ہے۔ پھر کاش یہ مغربیت اور یورپ پرستی ظاہر تک ہی منحصر ہوتی۔ اب تو یہ زہر ظاہر سے تجاوز کر کے باطن تک سرایت کر چکا ہے۔ خیالات، افکار، نظریات، احساسات سب ہی میں یورپ کا جو یہ اُتارا جانے لگا ہے۔ مسلمان ملکوں کی یہ تباہی و بربادی دیکھ کر بہت دُکھ ہوتا ہے ستم بالائے ستم یہ ہے کہ "فرعونیت" کی لعنت اس تیزی سے اُبھر رہی ہے کہ الامان الحفیظ۔ اللہ تعالے رحم فرمائے، نہ معلوم اس آغاز کا انجام کیا ہوگا؟

سب سے بڑا المیہ یہ ہے کہ مغربیت کے ان زہریلے اثرات سے "حرمین شریفین" بھی محفوظ نہیں رہے۔ لڑکیوں کی تعلیم جبری ہو چکی ہے۔ ٹیلی ویژن جدہ، مکہ مدینہ تک بھی آ گیا ہے۔ اور اس دردناک صورت میں کہ مدینہ منورہ میں ٹیلی ویژن کا افتتاح کسی امریکی فلم سے کیا گیا ہے۔ انا للہ۔ مسجد نبوی کے بالکل سامنے ٹیلی ویژن لگا ہوا ہے۔ نماز عشاء کے بعد جب لوگ نماز سے فارغ ہو کر آتے اور صلوٰۃ و سلام کا تحفہ بارگاہ قدس میں پیش کر کے نکلتے ہیں تو دلوں میں جو رقت و ذوق پیدا ہوتا ہے، ٹیلیویژن کی ظلمتیں اس کو یکسر ختم کر دیتی ہیں۔

اس سے بھی بڑھ کر دردناک واقعہ یہ ہے کہ

"غزوہ بدر کبریٰ" کا ڈرامہ خاص کر مکہ مکرمہ میں "عبداللہ ابن العزیز" کے مدرسہ میں طلباء کے ذریعہ کھیلا گیا ہے۔ مکہ مکرمہ کے بہت سے شرفاء و معززین نے یہ ڈرامہ دیکھا ہے۔ طلبہ نے حضرت سعد بن معاذ، حضرت مقداد بن الاسود، حضرت عباس ابن عبدالمطلب، حضرت حکیم بن حزام، ابوجہل، ولید بن المغیرہ کے کردار ادا کئے گئے۔ اس ڈرامہ میں بار بار حضرت مقداد، حضرت سعد کو پردے کے پیچھے بھیجا جاتا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کر کے آئیں کہ آپ کی کیا رائے ہے؟ ستم یہ ہے کہ یہ ڈرامہ مکہ مکرمہ کے تمام اخبارات میں دیکھنے والوں اور دکھانے والوں کی تصویروں کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ اور تمام جرائد و اخبارات اس رسوا کن ڈرامہ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔

اس وقت جریدہ الندوۃ شمارہ ۱۸ر رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ کا یہ کٹنگ میرے سامنے ہے بعض دیکھنے والوں کا تو یہ کہنا ہے کہ اس سے کہیں زیادہ دردناک پہلو اس ڈرامہ کا یہ تھا کہ ڈرامہ کی روح یہ تھی کہ صحابہ کرام کی زندگی ابتدائے اسلام میں اسی طرح بسر ہوتی تھی کہ کفار کے قافلوں کو لوٹ کر اپنا گذارہ کریں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

"چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی"

اسلام اور تاریخ اسلام کے خلاف امریکہ اور یورپ کے مشنری ملین جو کام خود نہ کر سکے تھے وہ مسلمانوں سے کروا یا — فیا غربۃ الاسلام و یا غربۃ المسلمین حرمین شریفین کے وہ علماء اور نجد و ریاض کے وہ مشائخ جن پر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا دارومدار ہے اور انہی کے فتاویٰ کی پورے ملک میں وقعت ہے بلکہ دینی ذمہ داری اور شرعی احتساب کا دارومدار انہی پر ہے۔ وجہ یہ کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں کہ حکومت کی سیاسی مصالح اس تمدن و تہذیب کے اپنانے کی مقتضی ہیں ہم کچھ نہیں کر سکتے یا کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ان فتنوں کو دیکھ کر، خصوصاً منبع وحی اور مرکز ایمان۔ ان بقاع مقدسہ کے فتنوں کو دیکھ کر یقین ہوتا جا رہا ہے کہ "قیامتِ کبریٰ" اب بالکل قریب آ چکی ہے۔ اصلاح کی کوئی امید نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالے رحم فرمائیں۔ انتہائی فکر اور تشویش اس کی ہے کہ حجاج کرام اور زائرین حرم اقدس ان حالات کو دیکھ کر کیا تاثرات اپنے دلوں میں لے کر آئیں گے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالے کا دین قرآن و سنت ہے۔ وہ یقیناً محفوظ ہے۔ صحابہ کرام کی حیات مقدسہ تاریخ اسلام کے صفحات پر عیاں اور روشن ہے۔ صحیح دین پر عمل کرنے والوں کی جماعتیں اور افراد بھی دُنیا میں موجود ہیں۔ لیکن بشریت کی کمزوری نفس اور شیطان کی فریب کاری کے تحت یہ "بے علم" حجاج و زائرین ان قبیح مناظر کو دیکھنے کے بعد کیا تاثرات اختیار کریں گے۔ خدا ہی جانتا ہے —

بس اللہ تعالے کی ہی قدرت میں ہے کہ کوئی لطیفہ غیبی ظاہر ہو اور دینی انقلاب آ جائے!

(ہفت روزہ شہاب لاہور ۱۸ ۲/۶۸)

اِعلانِ نکاح

میرے چھوٹے بھائی عزیزم عبدالمنان ولد عبدالسبحان صاحب مرحوم کا نکاح جمیلہ نرگس بنت سردار محمد خاں صاحب سب اوورسیر تعمیرات سے ۲۹ ۱/۶۸ کو ہوا۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمادیں۔　　خاکسار عبدالمنان از حیدرآباد

اس موقعہ پر مکرم عبدالمنان صاحب نے مبلغ پانچ روپے اعانت بدر کے لئے ارسال فرمائے ہیں۔ فجزاھم (اللہ) احسن الجزاء۔　(ادارہ)

درخواست دعا۔ مکرم مولوی محمد عمر صاحب ملاباری مبلغ سلسلہ ان دنوں کنانور میں بیمار ہیں۔ موصوف نے مدراس کی عالمی نمائش میں احمدیہ انٹرنیشنل سٹال میں محنت سے کام کیا۔ انہیں بخار آنے لگا پہلے کچھ افاقہ ہو جانے کے بعد بخار کا دوبارہ حملہ ہو گیا۔ مولوی صاحب مجھ جیسے مخلص نوجوان مبلغ ہیں۔ خاکسار عرصہ سے ان کے زیرِ تبلیغ ہے اور احمدیت کی تحقیق کر رہا ہے۔ تمام قارئین بدر بزرگان سلسلہ اور احباب جماعت سے گذارش ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔ ممنون ہوں گا۔

خاکسار رحمن سعید از حیدرآباد (دکن)

یوم مسیح موعود کی مبارک تقریب پر
مختلف مقامات میں کامیاب جلسے

جماعت احمدیہ سکندرآباد

مورخہ ۲۳/۳/۶۸ کو درج ذیل پروگرام کے تحت جماعت احمدیہ سکندرآباد نے زیر صدارت محترم سیٹھ علی محمد صاحب الہ دین جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا۔ مکرم غلام حسین صاحب کرم علی کی تلاوت قرآن کریم کے بعد نظم مکرم مسیح الدین صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر خاکسار نے حضرت اقدس علیہ السلام کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیاں آپ کی بعثت اور کارنامے کے موضوع پر کی۔ خاکسار کے بعد مکرم مہردین صاحب درویش نے حضور علیہ السلام کی تعلیم کے نمونہ سے ایک مضمون پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم حافظ صالح محمد صاحب الہ دین ایڈیٹر نے ”نماز اور مالی قربانیوں“ پر مشتمل حضرت اقدس علیہ السلام کی تعلیم کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ چوتھی تقریر مکرم غلام قادر صاحب شرق نے ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعض مخالفین اور ان کی اولاد کا حسرتناک انجام“ کے موضوع پر کی۔ آخر میں صاحب صدر نے معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بارے میں سامعین سے خطاب کیا اور بلند دعا سات کے جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ کی حاضری معقول تھی۔ الحمد للہ۔

خاکسار یوسف الہ دین
سیکرٹری تبلیغ سکندرآباد

جماعت احمدیہ آسنسور کوریل

مورخہ ۲۲/۳/۶۸ کو بعد نماز جمعہ زیر صدارت محترم مولوی عبد الرحیم صاحب مبلغ آسنسور جلسہ یوم مسیح موعود منعقد کیا گیا۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی جو خاکسار نے کی۔ بعدہٗ مکرم عبد المنان صاحب سنایک نے نظم پڑھ کر سنائی۔ پہلی تقریر مکرم سعید احمد صاحب ڈار نے ”سیرت حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام“ کے موضوع پر کی۔ موصوف نے آیت قرآن هو الذی ارسل رسوله بالهدىٰ و دين الحق ليظهره على الدين كله کی تشریح کرتے ہوئے بتایا کہ تمام علماء امت اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت کریمہ مہدی موعود کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ مقرر نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی بیان فرمودہ علامات مسیح و مہدی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ کس طرح یہ تمام علامات یکجائی طور پر حضرت اقدس علیہ السلام میں پائی جاتی ہیں۔ آپ فارسی الاصل تھے اور آپ کا حلیہ مبارک وہی تھا جس کی تعیین نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔ موصوف نے حضرت اقدس مسیح پاک علیہ السلام کی حیات طیبہ کے بعض واقعات بیان کرتے ہوئے آپ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور بتایا یہ تمام واقعات اس بات کا ثبوت ہیں کہ فی الواقع حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے کامل ظل اور بروز تھے۔

دوسری تقریر مکرم صدر صاحب موصوف نے ”حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عشق رسول“ کے موضوع پر کی۔ آپ نے بتایا کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام جیسا رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کا عاشق صادق نہ کوئی ہوا۔ اور نہ ہوگا۔ جس کا ثبوت آپ کا وہ علم کلام ہے جو آپ نے دنیا کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی حقیقی عظمت و جلالت شان کو قائم فرمایا۔ اور آپ کی بابرکت ذات پر اعتراضات کرنے والوں کو دندان شکن جواب دیئے۔ جس کی ایک مثال پنڈت لیکھرام ہے۔ اس ضمن میں صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصانیف میں سے بعض اقتباسات بھی پیش کئے۔ اور بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔ سامعین کی تعداد خوش کن تھی جس میں احباب جماعت کے علاوہ بہت سے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔

خاکسار سید محمد یٰسین سیکرٹری تبلیغ
جماعت احمدیہ آسنسور وکوریل

ولادت

مورخہ ۷ر مارچ کو اللہ تعالیٰ نے احمدی بیوی سے تیسرا لڑکا (پانچواں بچہ) عطا فرمایا ہے۔ لہذا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے اور لمبی عمر سے نوازے۔

خاکسار مستری محمد یوسف آف ککدہ
قادیان

مالی سال کا آخر

عہدیداران کرام اور احباب جماعت فوری توجہ فرماویں

صدر انجمن احمدیہ قادیان کا موجودہ مالی سال ۳۰ر اپریل کو ختم ہو رہا ہے جس میں اب صرف ۲۵ دن باقی رہ گئے ہیں۔

جماعتوں کے بجٹ لازمی چندہ جات اور اس کے مقابل پر جماعتوں کی طرف سے عرصہ گیارہ ماہ میں جو وصولی ہوئی ہے اس کا جائزہ لینے سے یہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی متعدد جماعتیں ایسی ہیں جن کی وصولی لازمی چندہ جات بجٹ کے مطابق نہیں ہوئی اور بعض جماعتوں کی طرف سے وصولی میں کافی کمی ہے اور کئی جماعتیں ایسی بھی ہیں جن کی وصولی بجٹ کے مقابل پر برائے نام ہوئی ہے۔

دوران سال میں عہدیداران مال کو ہر ماہ جماعتوں کے نسبتی بجٹ وصولی اور بقایا کی پوزیشن سے آگاہ کیا جاتا رہا ہے۔ اور دیگر تحریکات کے ذریعہ بھی متواتر توجہ دلائی جاتی رہی ہے۔

صدر انجمن احمدیہ قادیان کے سالانہ اخراجات کی بنیاد جماعتوں کی طرف سے متوقع چندہ جات کی آمد پر رکھی جاتی ہے۔ اور سلسلہ کی ضروریات کے ماتحت قرض لے کر بھی اخراجات کو جاری رکھنا پڑتا ہے۔ اس امید پر کہ آخری مالی سال تک جماعتیں اپنے ذمہ کے واجبات ادا کر دیں گی۔ لیکن جو جماعتیں اپنے مالی فرائض کو صد فیصدی ادا کرنے میں کوتاہی اختیار کرتی ہیں ان کی وجہ سے جو غیر معمولی زیرباری اور مشکلات کی صورت پیش آتی ہے۔ اس کا اندازہ لگانا چنداں مشکل نہیں خصوصاً تقسیم ملک کے بعد ہمارے ذرائع آمد محدود ہو جانے کے باعث مرکز قادیان جس دور میں سے گذر رہا ہے۔ اس میں احباب جماعت کا اپنے مالی فرائض سے معمولی عدم توجہ بھی غیر معمولی اور ناقابل تلافی نقصان اور مشکلات کا باعث بن سکتی ہے۔

اس سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں:-

”جو شخص خدا کے دین کی خدمت کے لئے کچھ دیتا ہے وہ خدا تعالیٰ سے سودا کرتا ہے اور اس سودے کو پورا نہ کرنے کی وجہ سے خدا کے نزدیک جوابدہ ہے اور جس قدر کمی رہتی ہے وہ اس کے نام لکھا جاتا ہے۔“

نیز فرمایا:-

”یاد رکھو مجھے روپیہ کی ضرورت نہیں میں اپنے لئے تم سے کچھ نہیں مانگتا میں خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے دین کے لئے مانگ رہا ہوں اگر تم چندہ میں حصہ نہیں لو گے تو خدا خود اپنے دین کی ترقی کے سامان کر دے گا۔ مگر میں اس سے ڈرتا ہوں کہ تم دین کی ترقی میں حصہ نہ لے کر گنہگار نہ بن جاؤ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ تم اس موقعہ کو غنیمت سمجھو اور خدمت اسلام کے لئے اپنے مالوں کو قربان کر دو جو شخص تکلیف اٹھا کر اس خدمت میں حصہ لے گا میں اس کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ دعا کر چکے ہیں کہ اے خدا جو شخص تیرے دین کی خدمت میں حصہ لے تو اس پر اپنے فضلوں کی بارش نازل کر اور آلات و مصائب سے اسے محفوظ رکھ۔“

”پس جو شخص اس میں حصہ لے گا اسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعا سے بھی ملے گا اور میری دعا سے بھی۔“

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جملہ احباب جماعت کو مالی قربانی کے میدان میں اپنا قدم آگے بڑھانے کی سعادت بخشے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

امروہہ مراد آباد میں کامیاب تبلیغی جلسہ

(بقیہ صفحہ ۷)

الیاس برنی وغیرہ کے غلط اور قطع و برید کئے حوالوں کی روشنی میں جن سے ان کا مقصد یہ تھا کہ اپنے بزرگوں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی شان میں گستاخی کریں بالآخر یہ نشست برخواست ہوگئی لیکن ہمارا اب بھی مولوی صاحب سے مطالبہ ہے کہ انہوں نے کچھ لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ قرآن مجید سے حضرت مسیح علیہ السلام کے آسمان پر زندہ ہونے کا ثبوت دیں گے۔ وہ اپنے وعدہ کو پورا کریں لیکن یاد رکھیں کہ وہ اپنے اس وعدہ کو کبھی پورا نہیں کر سکتے کیونکہ قرآن مجید کی کسی ایک آیت میں بھی یہ ذکر نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام اسی جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے۔ بلکہ اس کے برعکس قرآن مجید کی متعدد آیات سے ان کی وفات ثابت ہے اور جس طرح دیگر انبیاء کرام اپنا کام کرنے کے بعد خدا کے حضور حاضر ہو گئے اسی طرح حضرت مسیح بھی اپنا کام سرانجام دینے کے بعد خدا کو پیارے ہو گئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچ فرمایا ہے

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم
مارتا ہے اس کو فرقاں سربسر
اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر
وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

مذکورہ گفتگو کے تھوڑی دیر بعد ایک صاحب جن کے متعلق بتلایا گیا کہ وہ قرآن مجید ہاتھ میں لئے میری رہائش گاہ پر پہنچے اور مجھ سے کہنے لگے کہ میں تو کچھ پڑھا لکھا نہیں بالکل جاہل ہوں اور آیت ما قتلوہ و ما صلبوہ نکال کر میرے سامنے کی اور کہنے لگے کہ آپ اس کا ترجمہ کر دیں۔

میں نے آیت کا ترجمہ شروع کیا اور جونہی میں رفعہ اللہ الیہ پر پہنچا تو فوراً کھڑے ہو گئے۔ اور کہنے لگے بس بس اللہ نے مسیح کو اٹھا لیا۔ اور جب میں نے تشریح کے طور پر بتایا کہ اس آیت میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قتل و صلیب والی موت کی نفی ہے جس کا دعویٰ یہود کر رہے تھے کیا جس شخص کی موت قتل یا صلیب سے نہ ہو اس کی کسی اور رنگ میں وفات نہیں ہوتی؟ سینکڑوں نہیں ہزاروں اور لاکھوں وہ انسان ہیں جو قتل نہیں کئے جاتے اور نہ ہی وہ صلیب کے ذریعہ مارے جاتے ہیں تو کیا وہ آسمان پر اٹھا لئے جاتے ہیں حافظ صاحب کہنے لگے قرآن مجید کے حاشیہ پر لکھا ہے کہ مسیح آسمان پر اٹھا لئے گئے میں نے کہا انہی حاشیوں اور تفسیروں نے تو ساری مصیبت کھڑی کی ہے۔ انہی تفسیروں کے واقعات کی بناء پر رنگیلا رسول جیسی کتابیں لکھی گئی ہیں۔

میں یہ وضاحت کر ہی رہا تھا کہ حافظ صاحب بلاوجہ برافروختہ ہو گئے اور کہنے لگے دیکھیے آپ تفسیر کو بھی نہیں مانتے اور یہی حافظ صاحب جنہوں نے شروع میں میرے سامنے اپنے متعلق یہ اظہار کیا تھا کہ میں خود جاہل ہوں مجھ سے کہنے لگے آپ جاہل ہیں اور اس طرح اپنی جہالت کا ثبوت دیتے ہوئے یہ کہہ کر بیٹھ گئے کہ آپ ترجمہ غلط کرتے ہیں۔ ہم ماننے کو تیار نہیں۔

افسوس ان مسلمانوں پر کہ نہ خود قرآن مجید کو سمجھتے ہیں اور نہ ہی دوسروں کو سمجھنے دیتے ہیں جن آیات میں اللہ تعالیٰ نے یہود کے ادعا انا قتلنا المسیح عیسی ابن مریم کو غلط ثابت کیا ہے۔ اس سے یہ سمجھ بیٹھے کہ مسیح آسمان پر اٹھا لئے گئے

ملاک ایسی سمجھ پر وہ سمجھے بھی تو کیا سمجھے

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ انہیں سمجھ عطا کرے اور قرآن مجید کے صحیح مفہوم کو سمجھنے کی عقل عطا فرما دے۔ آمین۔

خاکسار جب امروہہ سے دہلی واپس آیا تو دو تین روز بعد مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ امروہہ کا خط ملا کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں باہم فساد اور لڑائی ہوئی بلکہ ایک دن لاٹھیوں کا بھی استعمال ہوا۔ حکام بالا کو اس حادثہ کی اطلاع کر دی گئی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ جماعت امروہہ کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انہیں ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

امروہہ کی جماعت کافی پرانی ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے یہاں جماعت قائم ہے۔ جماعت امروہہ میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کے لئے کوشاں ہے۔ جس پر پندرہ ہزار روپے خرچ کا اندازہ ہے جماعت کے پاس ابھی اتنی مالی وسعت نہیں کہ وہ یہ رقم جمع کر کے مسجد کی فوری تعمیر کر سکیں اس کے لئے احباب دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس مسجد کی تعمیر کے سامان مہیا فرما دے۔ آمین ثم آمین۔

سرگروہ مفسدین کا حسرتناک انجام

(بقیہ صفحہ نمبر ۸)

انکار کر دیا ہے اور انجمن کا مال غصب کر لیا ہے"۔

"ان تفکرات نے آپ کی جان لی۔ سب ڈاکٹر یہی کہتے ہیں کہ اس غم کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب کی جان گئی"۔ "ایک وصیت لکھ کر شیخ محمد صاحب کو دی کہ یہ سات آدمی جو اس فتنہ کے بانی ہیں اور جن کے دستخطوں سے یہ سرکلر نکلے تھے اور جن کا سرغنہ مولوی صدرالدین ہے میرے جنازہ کو ہاتھ نہ لگائیں اور نہ ہی نماز جنازہ پڑھائیں۔ چنانچہ اس پر عمل ہوا"۔ انہی "مفسدوں" اور ان کے ساتھیوں نے خلافت کے خلاف فساد کھڑا کیا تھا۔ اور مولانا صاحب موصوف ان مفسدوں کے سرغنہ تھے۔ آخر یہ بغاوتیں اور رخنے جو انہوں نے قادیان اور خلافت اور جماعت کے خلاف کھڑے کئے تھے۔ وہ رنگ لائے۔ اور مولانا صاحب موصوف کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ جن لوگوں کو انہوں نے خلافت کے خلاف ٹریننگ دی تھی ان کی ٹریننگ۔ خود ان کے خلاف خدا تعالیٰ نے کھڑی کر دی اور ان کو وہ مزہ چکھایا کہ جان کے ایسے لالے پڑ گئے کہ قبر میں بھی ان کے تصور سے ان کی روح بلبلاتی ہوگی۔ اب ہم فاروقی صاحب موصوف سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ آیا وہ بھی ان حقائق کا اعتراف کرتے ہیں اور وہ اکابرین خوارج کی فتنہ پردازیوں۔ افتراق و المنشقاق اور مولانا صاحب کی ناکامیوں اور نامرادیوں پر ایمان لاتے ہیں یا رب بھی ان کی مزعومہ دینداری کے ہی گیت گاتے ہیں۔ مولانا صاحب موصوف اور ان کی اہلیہ یعنی آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کی شہادت مولوی صدرالدین صاحب موجودہ امیر خوارج کے خلاف آپکے سامنے ... ... موجود ہے۔ کیا آپ اس امر پر روشنی ڈالنے کے لئے تیار ہیں کہ "مفسدوں" کے ایسے "سرغنہ" کو اسلام کے دستور العمل کی کس دفعہ کے ماتحت امیر قوم کا خطاب دیا گیا ہے۔ غالباً اس کا جواب یہی ہو سکتا ہے کہ خوارج کے گروہ نے چونکہ خلافت اسلامیہ سے علیحدگی اختیار کی ہے۔ اس لئے ایسے باغیوں اور مفسدوں کا امیر ایسا ہی "سرغنہ" ہو سکتا ہے۔ جو اپنی جماعت میں ان پر برتری رکھتا ہو۔ اور اپنے پیشرو یعنی سابق امیر قوم کا چوتھا اتار کر پہن چکا ہو۔ اور کسی پہلو سے اس سے کم نہ ہو۔ بلکہ اس کا جانشین بننے کی پوری پوری صلاحیت اپنے اندر رکھتا ہے۔

ماریشس میں جشن آزادی

(بقیہ صفحہ اول)

آخر میں ہماری درخواست پر رون ہل کی Inter Religious کمیٹی (جس کا سیکرٹری خاکسار ہی ہے) کے ممبران میں سے تین عیسائی پادری اور ایک ہندو پنڈت صاحب بھی شامل ہوئے۔ احمدی احباب باوجودیکہ اسی دن صبح نماز عید کے لئے مسجد میں حاضر ہوئے۔ اس دعا میں شامل ہونے کے لئے دوبارہ بھی کثرت سے آئے۔ تلاوت اور نظم کے بعد بھائی احمد ید اللہ صاحب نبویل نے "آزاد لوگوں کی ذمہ داریوں" پر تقریر کی۔ اور بھائی احمد حسن صاحب سوکیہ نے احمدی جماعت ماریشس کے لئے کیا کیا اور کیا کرے گی" پر تقریر کی۔ پھر ایک کیتھولک پادری صاحب نے تقریر کی۔ اور بتایا کہ وہ اسلامی رواداری سے بے حد متاثر ہوا ہے اور ان کی زندگی میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ وہ مسجد میں تقریر کر رہا ہے۔ پھر وزیر زراعت نے تقریر کی اور بتایا کہ آج وہ کئی چرچوں، مندروں اور مسجدوں میں گئے مگر یہ پہلی جگہ ہے جہاں انہیں بولنے کے لئے دعوت دی گئی ہے۔ آخر میں خاکسار نے بتایا کہ آپ لوگوں نے یہ تو سن لیا ہے کہ ہمیں اپنے ملک کے لئے دعا کرنے کی ضرورت کیوں ہے۔ باقی رہ گیا کہ دعا کیسے کرنی چاہیئے۔ پس دعا پر جوش ہو۔ اور مستقل مزاجی سے دعا کرتے چلے جائیں تو یقیناً اللہ تعالیٰ ناممکن کو ممکن سے بدل دے گا۔ جیسے حضرت ابراہیمؑ، حضرت یونسؑ، حضرت عیسیٰؑ اور حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ اس کے بعد قرآن مجید میں موجود دعاؤں کی بو زرنیت کے مطابق اجتماعی دعا کی جو سب اقوام کو شامل کر کے ہر ایک کے دے دی گئی تھیں۔ بعدہ ہر لایا گیا۔ بالآخر ایک بھی خاموش دعا میں سب شامل ہوئے رخصت ہونے سے قبل آزادی کی مٹھائی سب کی تواضع کی گئی۔ رات کو گورنر صاحب کی پارٹی میں بھی سینکڑوں احباب سے ملاقاتیں ہوئیں۔

(۵) ۱۱ مارچ کو ماریشس کے ایک کھلے میدان Champ des Mars میں سکول کے طلباء اور نوجوانوں کی ریلی تھی۔ معززین کو نہایت سلیقہ سے جگہ دی گئی۔ ہزاروں بچے کھلے میدان میں اس طرح کھڑے تھے کہ ماریشس کا نقشہ بنا ہوا نظر آتا تھا۔ ماریشس کا نیا جھنڈا جو سرخ۔ نیلا، زرد اور سبز چار رنگوں کا ہے۔ بچوں نے بڑی نفاست سے بنایا۔ نوجوانوں نے لاریوں پر جلوس نکالا۔ جس میں ماریشس کی ۵۰۰ سالہ تاریخ کے مختلف ادوار کا نمونہ پیش کیا۔ اور بتایا کہ کس طرح آزادی سے پہلے اکثر لوگ غلامی کی زندگی بسر کرتے تھے۔ اور اب سب برابر ہوں گے۔ اس دن ہمیں بہت سے غیر ملکی مہمانوں سے ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور ملاقاتیں بڑی دلچسپ رہیں۔ (باقی)

درخواست دعا

میرے بھائی عزیز سید حفیظ احمد سلمہٗ اور بھانجے عزیز سید نصیر احمد سلمہ نے بیٹا نامکمل بی۔ایس سی کے امتحانات شروع ہیں۔ تمام احباب جماعت سے عزیزان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

خاکسار

سید عبد المصور کشتی قادیان

ضروری اعلان

اخبار بدر کے گذشتہ پرچہ مورخہ ۶۸/۳/۲۸ میں نظارت ہذا کی طرف سے مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ مدراس کے مالی دورہ (جماعتہائے احمدیہ مالابار) کا پروگرام شائع کرایا گیا تھا۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف کی بیماری کی وجہ سے یہ پروگرام منسوخ کرنا پڑا ہے۔ لہذا متعلقہ جماعتوں کو اس اعلان کے ذریعہ سے اطلاع دی جا رہی ہے اب موجودہ مالی سال کا آخری مہینہ شروع ہے۔ لہذا جملہ احباب اور عہدیداران کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ وصولی کے کام کو تیز کرتے ہوئے کمی آمد کو پورا کرنے کی پوری کوشش کریں۔

ناظر بیت المال قادیان

قادیان میں ایک شادی کی تقریب

(اور)

دعوتِ ولیمہ

قادیان ۲ اپریل۔ مقامی طور پر خواجہ عبدالستار صاحب درویش کے بیٹے عزیز خواجہ محمد عبداللہ کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ اور آج رات دعوتِ ولیمہ ہوئی۔ عزیز محمد عبداللہ کا نکاح عزیزہ شکیلہ بانو صاحبہ بنت میاں معین الدین صاحب ساکن بھاگلپور (بہار) کے ساتھ گذشتہ رمضان میں ہو چکا تھا۔ مورخہ ۲۲ اپریل کو نماز جمعہ کے بعد سیدنا قصیٰ میں حضرت امیر صاحب مقامی نے اجتماعی دعا فرمائی اور اسی روز بعد دوپہر برات بھاگلپور کے لئے روانہ ہوئی۔ مورخہ ۳۱ مارچ کو شادی کے بعد برات واپس قادیان آئی۔ اور آج بعد نماز مغرب مہمان خانہ میں مکرم خواجہ عبدالستار صاحب نے عزیز خواجہ محمد عبداللہ کی طرف سے دعوت کا اہتمام فرمایا جس میں پونے دو سو دوست مدعو تھے۔ آخر میں محترم امیر صاحب مقامی مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل نے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر طرح بابرکت کرے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

خبریں

نئی دہلی یکم اپریل۔ آج لوک سبھا میں وزارت دفاع کی خرچ کی مانگوں پر بحث میں حصہ لیتے ہوئے وزیر دفاع شری سورن سنگھ نے اعلان کیا کہ ہماری بحری فوج کا لائحی جزو بن گئی ہیں۔ ہوائی فوج کے بارے میں انہوں نے کہا کہ توپ خانہ کے شعبہ لیبارٹری توپوں، چھوٹے ہتھیاروں اور الیکٹرونک سامان کو جدید ڈھنگ کا بنایا جا رہا ہے یہ ملک کے اندر کام کرنے کی ہماری پالیسی کا حصہ ہے۔ اس میں ہم نے نمایاں ترقی کی ہے

ہوائی فوج کے بارہ میں شری سورن سنگھ نے کہا کہ پرانے ہوائی جہاز ترک کرنے کا سلسلہ جاری ہے اور آواز سے تیز رفتار سیکٹر کی ضروریات پوری کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نیٹ لڑاکا جہاز اور ملک کے اندر تیار ہونے والے ایچ۔ ایف ۲۴ جہازوں سے آواز سے تیز رفتار جہازوں کے بیڑے میں زیادہ جہازوں کا اضافہ ہو گیا ہے اور اس کی صلاحیت بھی بڑھ گئی ہے۔ سامان کے منزل کے پروگرام کو عملی جامہ پہنانے اور ہوائی فوج کی طاقت میں اضافہ سے اب ہمارے ہوائی جہاز زیادہ سخت چوٹ لگا سکتے ہیں۔ زیادہ تیز اور زیادہ دور تک اڑ سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ حقیقت بن ہوتی ہے کہ ہمارے پڑوسیوں کے ساتھ تعلقات ایسے ہیں جن کی وجہ سے ہم پر بھاری بوجھ پڑا ہے۔

نئی دہلی یکم اپریل۔ بھارت کے ایک ترجمان نے صدر جانسن کی طرف سے شمالی ویتنام کے وسیع حصہ پر بمباری بند کرنے کا سواگت کیا ہے۔ اور کہا ہے